REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT. NO. R. No 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۝ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTEL REGISTRATION NO. P.G.D.P-3.

جلد ۳۷ — بفضلہ تعالیٰ نصرہ العزیز — شمارہ ۳۷

بدر — ہفت روزہ — قادیان

ایڈیٹر: عبد الحق فضلی ۝ نائب: قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ: سالانہ ۵۰ روپیہ — ششماہی ۲۵ روپیہ — ممالک غیر ۲۰۰ روپیہ بذریعہ ہوائی ڈاک — فی پرچہ ایک روپیہ

The Weekly "BADR" Qadian 143516

۱۳ صفر ۱۴۰۹ ہجری — ۱۵ تبوک ۱۳۶۷ ہش — ۱۵ ستمبر ۱۹۸۸ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۵ تبوک (ستمبر) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ہفتہ زیر اشاعت کے دوران ملنے والی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور پُر نور مشرقی افریقہ اور ماریشس کے جماعتی دَورہ پر تشریف لے گئے ہیں۔

احباب کرام التزام کے ساتھ اپنے دل و جان سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں کامیابی نیز حضور انور کے دورہ کی نمایاں کامیابی اور سفر و حضر میں خیر و عافیت کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

— مؤرخہ ۹/۹/۸۸ کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان، یوپی و راجستھان کانفرنس میں شمولیت کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔ آنمحترم کی سفر و حضر میں خیر و عافیت کے لئے اور کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

— مقامی طور پر محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ اور جملہ درویشان کرام و احباب جماعت بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی

حیدر آباد میں آمد اور اہم مصروفیات

(از مکرم مولوی حبیب الدین صاحب شمس مبلغ انچارج حیدر آباد (آندھرا پردیش))

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان، محترمہ بیگم صاحبہ، محترمہ امۃ الکریم صاحبہ کوکب مع بچگان ۱۶ اگست کو حیدر آباد تشریف لائے۔ آپ کا قیام محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی کی کوٹھی بنجارہ ہلز میں رہا۔ دوران قیام محترم صاحبزادہ صاحب متعدد افراد جماعت کے گھروں پر تشریف لے گئے۔ اور انفرادی ملاقاتیں فرمائیں۔ بیماروں کی عیادت کی۔ اور افراد جماعت کو ملاقات کا وقت دیا۔ عہدیداروں کو ضروری ہدایات دیں۔ اور قیمتی مشورے دیئے۔ آپکے قیام حیدر آباد کے دوران ہی گرلا پلی میں مناظرہ سے متعلق پوری تفصیلات سے آگاہی کے بعد عہدیداران کو اس کے جملہ انتظامات سے متعلق ہدایات سے سرفراز فرمایا۔ مؤرخہ ۱۹ اگست کو جوبلی ہال میں آنموصوف نے نہایت ایمان افروز اور دلوں کو گرما دینے والا ولولہ انگیز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مباہلہ کے چیلنج کو پیش کرتے ہوئے اس کی صداقت پر رونما ہونے والے نشان پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں بھی متعدد مخالفین کا انجام نہایت عبرتناک ہوا۔

ایک مخالف اسلام کی ہلاکت پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ آج ہمیں خوشی بھی ہے اور افسوس بھی ہے۔ خوشی اس وجہ سے کہ خدا کی بات پوری ہوئی۔ اور افسوس اس وجہ سے کہ اگر یہ شخص آخری وقت میں بھی توبہ کر لیتا تو میں دعا کرتا۔ اللہ تعالیٰ اس کو زندگی عطا کرتا اگرچہ کہ اس کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے بھی ہو گئے ہوتے —!

آج کا یہ دور ہم سب سے مطالبہ کرتا ہے کہ ہم حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات پر دل میں عمل پیرا ہوں۔ داعی الی اللہ کی تحریک پر عمل کریں۔ اور نہایت پیار اور محبت کے جذبات کے ساتھ ملکی قدم آگے بڑھائیں۔ صد سالہ جوبلی منانے کے لئے چند ماہ باقی ہیں اور کام بہت پڑے ہوئے ہیں۔ ہر احمدی کو اس جشن کے منانے کے لئے انفرادی اور اجتماعی کوششوں کو تیز تر کر دینا چاہیئے جن کے بقایا جات ہیں وہ بھی جلد از جلد ادا کریں۔

آپ کا یہ خطبہ تقریباً ۴۵ منٹ تک جاری رہا۔ اور آج جوبلی ہال کی تینوں منزلیں باوجود اپنی وسعت کے تنگیٔ داماں کا شکوہ کر رہی تھیں۔ لجنات بھی کثیر تعداد میں حاضر تھیں۔ بعد نماز جمعہ تمام افراد جماعت نے نظم و ضبط سے اپنے معزز مہمان سے ملاقات کی۔ لجنات محترمہ بیگم صاحبہ اور ان کی صاحبزادی کوکب صاحبہ سے ملاقات کرتی رہیں۔

آپ کی آمد سے حیدر آباد کی جماعت میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور جمود ٹوٹ گیا۔ ہر احمدی کے دل میں ایک نئی امنگ، تڑپ اور لگن خدمت دین کے لئے پیدا ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس کے نتائج دیرپا ثابت فرمائے۔

آپ کی روانگی مؤرخہ ۲۳ اگست کو بذریعہ ٹرین حیدر آباد سے بنگلور ہوئی۔ احباب جماعت اپنے معزز مہمانوں کو الوداع کرنے ریلوے سٹیشن حیدر آباد پہنچے ہوئے تھے۔

اجتماعی دعا محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے کروائی اور افراد جماعت کو مصافحہ اور معانقہ کا شرف عطا کیا اور شام پانچ بجکر تیس منٹ پر حیدر آباد سے روانہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین ۝

۳۱ دسمبر ۱۹۸۸ء

ادائیگی بقایا جات صد سالہ جوبلی فنڈ کی آخری تاریخ

جیسا کہ احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کو علم ہے کہ وعدہ جات صد سالہ جوبلی فنڈ کی سو فیصد ادائیگی کی آخری تاریخ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۳۱ دسمبر ۱۹۸۸ء مقرر فرمائی ہے۔ جس کے بعد اس تحریک کا دفتر بند ہو جائے گا۔ اس بابرکت تحریک میں مخلصین جماعت نے ۱۹۷۳ء میں اپنے گرانقدر وعدے نوٹ کروائے تھے جس پر اب پندرہ سال پورے ہو رہے ہیں۔ زندگی بھر میں مالی قربانی کا یہ ایک نادر موقع ہے جو محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں عطا ہوا ہے۔

لہٰذا تمام بقایاداران سے گزارش ہے کہ وہ اپنے ذمہ "صد سالہ جوبلی فنڈ" کی واجب الاداء رقوم جلد از جلد ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ خدا نہ کرے کہ مقررہ تاریخ کے گزر جانے کے بعد ہم میں سے کسی کو بقائے کی وجہ سے محرومی اور ندامت کا سامنا کرنا پڑے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان۔

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۵ تبوک ۱۳۶۷ ہش

۱۰ جون کی کشفی اور تاریخی اہمیت

۲۸ فتح (دسمبر ۱۹۸۲ء) کے خطبہ جمعہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

" اللہ تعالیٰ کی عجیب شان ہے۔ کہ اُدھر غم بڑھ رہے ہوتے ہیں، اِدھر بظاہر تاریکی چھا رہی ہوتی ہے اور کوئی رستہ نہیں دکھائی دیتا انسان کو نکلنے کا۔ اُدھر اللہ تعالیٰ بشارتوں پر بشارتیں دیتا چلا جاتا ہے۔ ابھی چند دن پہلے، دو تین دن پہلے کی بات ہے۔ کہ شدید بے چینی اور بے قراری تھی بعض اطلاعات کے نتیجے میں۔ اور ظہر کے بعد میں سستانے کے لئے لیٹا ہوں تو میرے منہ سے "جمعہ، جمعہ" کے الفاظ نکلے اور ساتھ ہی ایک گھڑی کے ڈائل کے اوپر جہاں دس کا ہندسہ ہے : وہاں نہایت ہی روشن حروف میں دس TEN چمکنے لگا۔ اور خواب نہیں تھی وہ ایک کشفی نظارہ تھا۔ وہ جو دس دکھائی دے رہا تھا، باوجود اس کے کہ وہ دس کے ہندسے پر وہی تھا جو گھڑی کے دس ہوتے ہیں۔ لیکن میرے ذہن میں وہ دس تاریخ آ رہی تھی کہ "FRIDAY THE TENTH" یہ انگریزی میں میں کہہ رہا تھا Friday The Tenth اور ویسے وہ گھڑی تھی اور گھڑی کے اوپر دس کا ہندسہ تھا۔ تو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ وہ کون سا جمعہ ہے جس میں خدا تعالیٰ نے یہ روشن نشان عطا فرمانا ہے۔" (بدر ۱۱ اپریل ۱۹۸۵ء)

اس کشفی نظارہ میں صاف بتا دیا گیا ہے کہ کسی مہینہ کی دس تاریخ کو جمعہ ہوگا۔ جس میں یہ روشن نشان دکھایا جائے گا۔ چنانچہ ساڑھے تین سال بعد یہ کشفی نظارہ حرف بحرف پورا ہوگیا۔ جبکہ ۱۰ جون ۱۹۸۸ء جمعۃ المبارک کو حضور انور نے جماعت احمدیہ کی طرف سے تمام مکذبین احمدیت کو مباہلہ کا کھلا کھلا چیلنج دیدیا۔ کہ ایک سال کے اندر اللہ تعالیٰ سچے اور جھوٹے کے مابین فرق کر کے دکھلا دے گا۔ یہ چیلنج اسلامی تعلیمات کے مطابق بروقت تھا۔ اس کے بعد نہایت تیزی کے ساتھ صداقتِ احمدیت کے لئے حیرتناک نشانات ظاہر ہونے شروع ہو گئے۔

پہلا نشان مولانا اسلم قریشی کی ذات میں ظاہر ہوا کہ مکذبین نے اس کا اصل قاتل حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ کو قرار دیا تھا۔ اور وہ پانچ سال مُردہ رہنے کے بعد چیلنج پر ٹھیک ایک ماہ گزرنے پر اچانک منصۂ شہود پر آگیا۔ اور اس طرح تمام مکذبین پر ایک حیرتناک موت وارد کر دی۔ پھر چیلنج مباہلہ پر دو ماہ ایک ہفتہ گزرنے پر اپنے چھپنے جرنیلوں اور اپنے آقا امریکہ کے سفیر سمیت ضیاء الحق ہوائی حادثہ میں ہلاک ہو گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر کے مصداق بن گئے۔ ؎

مفسدوں اور ظالموں پر وہ گھڑی دشوار ہے
جس سے تیر بن کے پھر دیکھیں گے زنیہ کا شمار

علاوہ ازیں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے سورۃ نجم کی تفسیر بیان فرماتے ہوئے آج سے ۴۳ سال قبل فرمایا تھا کہ

" اسی وقت میرے دل میں خیال آتا ہے کہ جس مکان میں میں ٹھہرا ہوا ہوں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی اسی میں پناہ لی تھی۔"

(تفسیر کبیر سورۃ النجم صفحہ ۵)

اس حوالہ کے مطابق جب ہم "الفضل" مورخہ ۲۰ جون ۱۹۴۴ء دیکھتے ہیں تو اس کے صفحہ اول پر " دو مبشر خواب " کے زیر عنوان لکھا ہے۔

" دس اور گیارہ جون کی شب میں میں نے دیکھا گویا میں کسی جگہ گیا ہوں ...... ہاں یاد آیا کہ اس مکان میں جانے سے پہلے مجھے سید ولی اللہ شاہ صاحب ملے ہیں۔ لیکن سلام کر کے بغیر کوئی بات کرنے کے چلے گئے ہیں ...... وہاں سے گھر کی طرف جلد جلد قدم اُٹھاتا ہوا چل پڑا۔ اُس وقت میرے دل میں خیال آتا ہے کہ جس مکان میں میں ٹھہرا ہوا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی اسی میں پناہ لی تھی۔ جب میں اس طرف جا رہا تھا، مجھے سید ولی اللہ شاہ صاحب پھر ملے۔ اور انہوں نے کہا کہ میں جب آیا تھا میرے ساتھ میری بیوی کے علاوہ خاندان کی کچھ مستورات بھی تھیں۔ اور میں ان کو چھوڑنے چلا گیا۔ پھر انہوں نے بعض نام لئے کہ فلاں فلاں مستورات تھیں اور ایک کا نام انہوں نے غلام مرزا لیا۔ میں سمجھتا ہوں یہ اُن کی کسی قریبی عزیزہ کا نام ہے۔ میں پہلے حیران ہوا کہ یہ کیسا نام ہے۔"

اس کی تعبیر میں حضور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-

" یہ جو غلام مرزا نام بتایا گیا ہے شاید غلام مرزا سے مراد اُمّ طاہر مرحومہ ہوں کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے ایک لمبے عرصہ تک خدمت کا موقعہ دیا۔ یا شاید شاہ صاحب کے خاندان کا کوئی اور فرد مراد ہو جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دین کی خدمت کا موقعہ ملے۔"

(الفضل ۲۰ جون ۱۹۴۴ء)

اس خواب میں دو باتیں بالکل واضح ہیں۔ اوّل ۱۰/۱۱ جون ۱۹۴۴ء کی درمیانی شب یہ خواب دکھایا گیا۔ اور ۱۰ جون ۱۹۸۸ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے مباہلہ کا چیلنج مکذبین کو دیا۔ جس کے بعد اللہ تعالیٰ نے صداقتِ احمدیت کے بڑے بڑے نشانات ظاہر فرمانے شروع کر دیئے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس خواب میں بڑے واضح اشارے کئے گئے ہیں کہ یہ واقعہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے بابرکت دورِ خلافت سے تعلق رکھتا ہے۔ حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب حضور انور کے ماموں جان ہیں اور پھر اس میں حضرت اُمّ طاہر رضی اللہ عنہا کی خدمات کا بھی ذکر ہے۔ اور آج مشاہدہ بھی خواب کے حرف حرف کی تائید کر رہا ہے —— بہرحال حضور انور کو کشفی نظارہ میں Friday The Tenth دکھایا جانا اور پھر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو ۱۰/۱۱ جون کی درمیانی شب کو ایک خاص خواب دکھایا جانا۔ اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا ۱۰ جون بروز جمعہ ۱۹۸۸ء کو مکذبین احمدیت کو مباہلہ کا چیلنج دینا اور اس چیلنج کے بعد بڑے بڑے نشانات دکھائے جانا۔ ایسی پُر شوکت کڑیاں ہیں جو ۱۰ جون کی کشفی اور تاریخی عظمت کو اُجاگر کر رہی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر اظہر من الشمس نشان ہے۔ ؎

وہ گھڑی آتی ہے جب عیسیٰ پکاریں گے مجھے
اب تو تھوڑے رہ گئے دجّال کہلانے کے دن
(درثمین)

(عبد الحق فضل)

اب ضیاء الحق کی ظلمت کا ہُوا ظاہر نشاں!

ہاں ضیاء کی ظلمتوں میں تھا مظالم کا یہ جال ؛ اپنے وہ عہدِ حکومت میں چلا شیطان کی چال
کام اُس نے وہ کئے جو نہ ہوئے بہود سے ؛ کام شیطانی بظاہر قوم کی بہبود کے
ظلم جو اُس نے کئے کرتا ہوں اُنکا کچھ بیاں ؛ یہ ضروری ہے کہ پہلے ذکر ہو اُن کا عیاں
کلمہ توحید کو بیشک مٹانا ظلم تھا ؛ اور قرآنِ پاک کے نسخے جلانا ظلم تھا
احمدیت کی مساجد کو گرانا ظلم تھا ؛ اور مسجد میں اذانیں بند کرانا ظلم تھا
احمدی فرقہ کے لوگوں کو ستانا ظلم تھا ؛ اور ان پر کفر کے فتوے لگانا ظلم تھا
آرڈیننس احمدیت پر بنانا ظلم تھا ؛ جیل میں بے قصور ان کو گرانا ظلم تھا
قتل کے الزام کی سازش بنانا ظلم تھا ؛ میرزا طاہر سے پاکستاں چھڑانا ظلم تھا
اک طرف یہ کارنامے دستِ شیطاں کے ؛ اک طرف صبر و تحمل دیکھ لو انسان کے
بس اسی پر کردگار دو جہاں کا ہے یہ بس را ؛ اور ان مظلوم لوگوں کی پڑی اُس پر آہ

اب سُنا ہے پھر مظالم کا مبشر زندہ ہے
اللہ پھر مبشر سے بچائے احمدی کمزور ہے

محمود احمد مبشر درویش قادیان

آسمان پر ایسے فیصلے ہوئے ہیں کہ دُنیا کی تدبیریں خدا کی تقدیر کے تابع بدل دی جائیں گی

جس وقت تک بیت اللہ کی تعمیر کے تمام مقاصد پورے نہ ہو جائیں آرام سے نہ بیٹھیں!!!

عید الاضحیٰ کے موقعہ پر سیدنا حضرۃ خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے رُوح پرور خطاب کا ملخص

فرمودہ ۲۴ر جولائی ۱۹۸۸ء بمقام لنڈن

صبح دس بجکر چالیس منٹ پر نمازِ عید ادا کی گئی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سٹیج پر تشریف لائے اور فرمایا سب حاضرین کو عید مبارک ہو۔ ان کو بھی جو یہاں حاضر نہیں ہو سکے اُن کو بھی جو آزاد ہیں، اُن کو بھی جو اسیرانِ راہ مولیٰ ہیں تمام دُنیا کے احمدیوں کو بھی۔ تمام دُنیا کے مسلمانوں کو تمام بنی نوع انسان کو یہ عید مبارک ہو کیونکہ خانہ کعبہ کی تعمیر کے مقاصد میں تمام بنی نوع انسان کے فوائد مضمر ہیں اس لئے یہ عید ہم سب کیلئے ایک مشترک عید ہے

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ توبہ کی درج ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:۔

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ آمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝

فرمایا کہ قرآن کریم میں حجِ بیت اللہ کو جہاں تمام دُنیا کے انسانوں کیلئے فرض فرمایا وہاں اس کے مضمون پر جگہ جگہ اس رنگ میں روشنی ڈالی کہ اس کے فلسفے اور حکمت سے انسان کو خوب آگاہی ہو جہاں تک احمدیوں کا تعلق ہے ہم بالعموم اس نعمت سے محروم کر دیئے گئے ہیں مگر ایک سال بھی ایسا نہیں گزرا جب احمدی حج پر نہ گئے ہوں۔ وہاں ان کے تجارب کا ذکر سُن کر میرا دل اس اطمینان سے بھر جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اگر کسی کا حج قبول ہوا تو وہ احمدی ہیں، وہ ہر قسم کے خطرات کو مول لیتے ہوئے خدا رسول اور ابراہیمی روایات کے عاشق بن کر حجِ بیت اللہ کا سفر کرتے ہیں۔ میرا یہ ایمان اور پختہ یقین ہے کہ اور کسی کا حج قبول ہو یا نہ ہو ان کا حج ضرور قبول ہوتا ہے۔ رہا اُن کا سوال جو چاہیں بھی تو ان مقاماتِ مقدسہ تک نہیں پہنچ سکتے تو خدا تعالیٰ نے لم یخش الا اللہ کہہ کر ان کے لئے تسکین کی ایک راہ اور قبولیت حج کی ایک اہم بنیادی شرط بیان فرما دی ہے کہ قبولیتِ حج کا گہرا تعلق توحیدِ الٰہی سے ہے ظاہری حج خواہ کیسا ہی مکمل ہو وہ مقبول نہیں ہو سکتا جب تک انسان کی رُوح توحید سے بیت اللہ کے گرد طواف کرنا نہ جانتی ہو کیونکہ ظاہری حج اور ظاہری نیکی فی ذاتہٖ کوئی چیز نہیں۔

فرمایا:۔ اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ کی آیت سے یہ مضمون خوب روشن ہو گیا کہ جن کو حج کی توفیق مل رہی ہو وہ اگر توحیدِ خالص اور نیک صفات سے ہی عاری ہوں تو خدا کے نزدیک حج کے ظاہری مناسک ادا کرنے والے یہ لوگ اُن حاجیوں کے برابر نہیں ہو سکتے جن کو ظاہری حج کرنے کی توفیق تو نہیں ملی مگر اس کے باوجود وہ اپنی نیکیوں کی وجہ سے خدا کے نزدیک ان ظاہری مناسکِ حج ادا کرنے والوں سے بلند مرتبہ پاتے ہیں اس مضمون کا پہلا روشن عملی اظہار اس وقت ہوا جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حج اور عمرہ سے روک دیا گیا حالانکہ اسی کی خاطر تو خانہ کعبہ تعمیر کیا گیا تھا۔ اگر وہ خانہ کعبہ کو آباد نہ کرتا تو خانہ کعبہ آباد نہیں کہلا سکتا تھا اور اس کی تعمیر کے مقاصد ہرگز پورے نہیں ہو سکتے تھے اس موقعہ پر صحابہؓ تو ہر لحاظ سے فدا ہونے اور لم یخش الا اللہ کے مضمون کو پورا کرنے کے لئے تیار تھے لیکن وہ جس کا دل مہبط انوارِ الٰہی تھا اور جس کا دل وہ تخت گاہ تھا جس پر معراج کی تجلی ہوئی اُس نے اسے کسی اور رنگ میں سمجھا اور فرمایا ہرگز نہیں اگر تم خدا سے ڈرتے ہو تو اس کی منشاء کے خلاف میں تمہیں ہرگز حج کی اجازت نہیں دے سکتا کیونکہ اپنی جمعیت میں تلوار کے خوف سے آزاد ہونا تو خشیتِ الٰہی نہیں خشیتِ الٰہی تو یہ ہے کہ اپنی تمام خواہشوں اور تمنّاؤں کو رضائے الٰہی پر مٹ جانے دو اور اس بات پر نظر رکھو کہ خدا کس بات پر راضی ہوتا ہے۔ پس یہ ایک مرد خدا تھا جو تمام صحابہ رضؓ میں ایک روشنی کے مینار کے طور پر اکیلا کھڑا ہو گیا کہ یہ حج نہیں ہو گا کیونکہ خدا تعالیٰ نے یہ شرط مقرر فرمائی ہے کہ اگر راہ میں خطرے ہوں تو حج نہیں کرنا۔ ایسے میں خدا نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دل پر نظر کی اور یہ فیصلہ فرمایا کہ مجھ سے ڈرنے والا یہ بندۂ خدا ہے جس نے ذاتی جذبوں کی ادنیٰ بھی پرواہ نہ کرتے ہوئے حج نہ کرنے کا فیصلہ میری رضا کی خاطر کیا ہے چنانچہ یہ وہ وقت تھا جب خانہ کعبہ کے مقاصد اپنی پوری شان اور عروج کے ساتھ پورے ہوئے اور وہ قربانی کی گئی جس کی خاطر اسماعیل کو قربان کرنے کا نمونہ دکھایا گیا تھا۔

فرمایا: ہر چیز کا ایک معراج ہوتا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز کا بھی معراج ہوا۔ روزہ اور زکوٰۃ کا بھی اور میں دیکھتا ہوں کہ اسی دن صلح حدیبیہ میں حج کا بھی معراج ہوا۔ اور خدا نے حج نہ کرنے والوں کا حج اس شان سے قبول کیا اگر ہم بھی اس سنتِ مصطفوی کو زندہ رکھیں تو ہمیں بھی خدا اس فیض سے محروم نہیں رکھے گا۔ بظاہر حج نہ کرنے کی وجہ سے اس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضؓ کے دلوں کی جو کیفیت تھی خدا نے دلی درد کے جذبات کو جس طرح قبول فرمایا اس کا ذکر سورۃ فتح میں ملتا ہے بظاہر دُنیا کی نظر میں وہ ناکام لوٹے مگر آسمان پر ایسی عزت پائی کہ کسی ناکام لوٹنے والے نے دنیا میں ایسی عزت نہیں پائی تھی۔ اسوقت خدا نے آپکے حج کی مقبولیت کے ذکر پر مشتمل سورۃ نازل کی

(باقی صفحہ پر)

"جو لوگ قرآن کو عزّت دیں گے وہ آسمان پر عزّت پائیں گے"

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیکنگ:۔ گلوب ربر مینوفیکچرس ۱۷/۱ رابندرا سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون: 220441
گرام: Globe Export

خدا تعالیٰ نے مجھے اپنے خاص فضل اور نصرت کے ساتھ تمام معاندینِ احمدیت کو مباہلہ کا چیلنج دینے کی توفیق عطا فرمائی

یہ بقیہ سال دعاؤں اور ابتہال کا سال ہونا چاہیئے!!

ابھی اس چیلنج مباہلہ کو ایک ماہ بھی نہ گزرا تھا کہ خدا تعالیٰ نے ایک حیرت انگیز نشان ظاہر کیا

خلاصہ افتتاحی خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقعہ جلسہ سالانہ برطانیہ بتاریخ ۲۲ ر جولائی ۱۹۸۸ء

جلسہ کی افتتاحی تقریب کا آغاز مکرم لئیق احمد صاحب طاہر مربی سلسلہ کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ پھر مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ مربی سلسلہ نے حضرت بانی سلسلہ کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا اس کے بعد حضور انور نے مکرم امری عبیدی صاحب مرحوم سابق وزیر انصاف تنزانیہ کے بیٹے مکرم بکر عبید صاحب متعلم جامعہ احمدیہ کو اس تعارف کیساتھ حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا منظوم کلام پیش کرنے کیلئے بلایا کہ انہوں نے ایکدفعہ مجھے ایک کیسٹ بھیجی تھی جس میں حضرت بانی سلسلہ کی اردو نظمیں انہوں نے اپنی آواز میں ریکارڈ کی ہوئی تھیں ایک افریقن کی زبان سے ایسی شستہ اردو میں اس طرح اپنا دل ڈال کر حضرت بانی سلسلہ کا کلام سُنا۔ تو میرے دل پر بڑا گہرا اثر ہوا۔ چنانچہ میں نے آج انہیں نظم پڑھنے کیلئے بلایا ہے۔ اس پر انہوں نے نہایت ترنم اور خوش الحانی سے ؎

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے

والی نظم پڑھ کر سُنائی اس کے بعد حضور نے اپنے افتتاحی خطاب سے نوازا۔

آپ نے تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ برطانیہ کی جماعت کا یہ پانچواں ایسا جلسہ ہے جس میں مَیں اور آپ شرکت کی توفیق پا رہے ہیں جلسہ سالانہ کے دوران اپنی دعاؤں میں اس دُعا کو بھی شامل رکھیں کہ گو بار بار مجھے اس نہایت پیاری اور ایثار کی روح رکھنے والی جماعت میں آنے کی توفیق ملتی رہے مگر میرا آئندہ جلسہ مرکز احمدیت ربوہ میں ہو (آمین) اور دہ ہزار ہا لکھو کھہا احمدی جو اس جلسہ میں شرکت کی بیقرار تمنّا رکھتے ہیں جس میں مَیں شامل ہوا ہوں۔ لیکن اپنی کم مائیگی کے باعث شرکت سے مجبور ہیں اور ترستے اور تڑپتے رہتے ہیں۔ ان کی تمنّائیں پوری ہوں اور میری یہ تمنّا بھی پوری ہو کہ ان کے چہروں کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے ان سے خطاب کروں (آمین) یہ جلسہ احمدیت کی پہلی صدی کے آخری سال کا جلسہ ہے اس پہلو سے اسے ایک تاریخی اہمیت حاصل ہے۔ لیکن اس پہلو سے بھی یہ جلسہ غیر معمولی اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ کیونکہ یہ احمدیت کی صدی کے اس آخری سال کا جلسہ ہے جس میں خدا تعالیٰ نے مجھے اپنے خاص فضل اور نصرت کیساتھ تمام معاندین احمدیت کو مباہلہ کا چیلنج دینے کی توفیق عطا فرمائی۔ سب سے پہلا مباہلہ جو حضرت بانی سلسلہ نے معاندین سے کیا اس کے متعلق کچھ اختلاف ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ ۱۰ ر دسمبر ۱۸۹۲ء کو آپ نے مباہلہ کا جو چیلنج دیا کہ اسکے متعلق یہ وضاحت فرمائی کہ اس مباہلہ پر میں خدا تعالیٰ کی طرف سے بطور خاص مامور کیا گیا ہوں۔ اور اس مباہلہ کے نتیجہ میں جو واقعات رونما ہوئے ان کے متعلق اللہ تعالیٰ نے مجھے بکثرت نشانات عطا فرمائے ہیں۔ اس کے بعد لمبے عرصہ تک مباہلوں کا سلسلہ جاری رہا۔ اور پھر بیچ میں ایک لمبے عرصہ تک اس پہلو سے منقطع رہا کہ جماعت احمدیہ کے خلفاء کی طرف سے معاندین کو کوئی اجتماعی چیلنج نہیں دیا گیا۔ اس پہلو سے میں نے آج کے افتتاحی خطاب کیلئے اس مباہلے کو بطور موضوع اختیار کیا ہے۔ اگرچہ ابھی آغاز ہے اور خصوصیت کیساتھ یہ بقیہ سال دعاؤں اور ابتہال کا سال ہونا چاہیئے لیکن اللہ تعالیٰ کی یہ شان ہے کہ ابھی اس مباہلہ کے چیلنج کو ایک ماہ بھی نہ گزرا تھا کہ خدا تعالیٰ نے ایک حیرت انگیز نشان ظاہر کیا۔۔۔۔۔۔ کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ کس شدت سے انکے دل پر مباہلے کے اس پہلے پھل کی چوٹ پڑی ہے آپ سب جانتے ہیں کہ مباہلے کا یہ چیلنج جمعۃ المبارک ۱۰ ر جون کو دیا گیا تھا جو جماعت کی تاریخ میں ایک تاریخی دن ہے اور پھر اسے بعد میں چھپوا کر مشتہر کیا گیا اور اندرون اور بیرون پاکستان میں بھی اس کی خبریں شائع ہوئیں عین ایک ماہ بعد ۱۰ ر جولائی کو وہ شخص پاکستان پہنچ گیا۔ جس کے قتل کا مجھ پر الزام لگایا جاتا تھا۔ اور ساری جماعت کو ملزم ٹھہرایا گیا۔ اور کئی قسم کے مظالم کا نشانہ بھی بنایا گیا خدا کی کون سی تقدیر اسے کھینچ کر لائی اس میں بہت سے راز ہیں جو ابھی مخفی ہیں لیکن آپ یقین رکھیں کہ جوں جوں اس سے پردہ اٹھے گا اور بھی زیادہ دشمن کی رسوائی کے سامان مہیا ہوتے رہیں گے۔

اس موقعہ پر حضور نے یاد دہانی کے طور پر اسلم قریشی اور اس کی حیثیت سے آگاہ کیا اور بتایا کہ یہ وہی شخص ہے جس نے ایم ایم احمد (صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب) پر حملہ کیا تھا۔ خدا نے انکو تو اس سے بچا لیا۔ مگر یہ صاحب بعد میں بے بدل عاشق رسول کا خطاب پاکر اچانک "مولانا" بن گئے۔ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ اخبارات میں ان کے غائب ہونے کی خبروں کی ایک مہم شروع ہوئی اور شاید ہی کوئی ایسا دن آیا ہو جب اخبارات میں بشدت یہ مطالبہ نہ آیا ہو کہ مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ اسلم قریشی کا قاتل ہے اس نے اسے اغوا کیا اور قتل کیا اور قوم اس کے خون کے بدلہ میں اسے کیفرِ کردار تک پہنچانے کا مطالبہ کرتی ہے۔ اور پھر اس تحریک میں ایک نئی قوت پیدا ہوتی چلی گئی۔ اور اس کے نام پر جماعت کیخلاف مسلسل ظلموں کی ایک مہم شروع ہو گئی۔ اور ایسا وقت بھی آیا کہ واضح طور پر حکومت اس تحریک میں ملوث معلوم ہونے لگی۔ میرے پاکستان سے آنے کیوقت تک اس پر چودہ ماہ گزر چکے تھے۔ میرے چلے آنے کے بعد بھی، جماعت کو بہت طعنے دیئے گئے اور دل آزاری کی باتیں کی گئیں۔ درحقیقت میرے وہاں سے چلے آنے یا واپس جانے کا کوئی دُور کا بھی تعلق اس شخص کی گمشدگی یا برآمدگی سے نہیں امام جماعت احمدیہ ایک جماعت کا امام نہیں بلکہ پوری دنیا کی ذمہ داری اس پر ہے اور اسوقت تک جماعت احمدیہ کا امام ایک سو سترہ ممالک کے انسانوں کا امام بن چکا ہے اس لئے کسی امام کو کسی ایک ملک کے اندر محدود نہیں کیا جاسکتا اور کسی ایسے ملک میں جماعت احمدیہ کا کوئی امام نہیں رہ سکتا۔ جہاں وہ کھلے بندوں اپنے فرائض منصبی ادا کرنے سے قاصر ہو۔

باقی صفحہ پر دیکھئے۔

میں اِک غریب تھا مجھے بے انتہا دیا!

• ۱۱۷ ممالک میں جماعت کا نفوذ • امسال ۴۱۲ نئی جماعتوں کا قیام • ۱۰۷ مساجد کی تعمیر

۱۲۱ مساجد تعمیر شدہ خدا نے عطا کیں • سیرالیون کے ۴۹ گاؤں سے ۵۷۶۵ افراد کا قبول احمدیت

• امریکہ میں ۲۲ اور افریقہ میں ۵۵ انسٹرکٹر کا اجراء • اگلے سال تک پچاس زبانوں میں قرآن مجید با ترجمہ پیش کرنے کا عظیم الشان منصوبہ

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جماعت پر احسانات الٰہیہ اور عنایات ربّانیہ کے تذکرہ پر مشتمل ایمان افروز خطاب

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ انگلستان کے دوسرے روز کے دوسرے اجلاس میں حضور انور نے جماعت احمدیہ پر دوران سال نازل ہونے والے افضال الٰہیہ کا تذکرہ کیا۔ اس کے خلاصے سے پہلے دوسرے روز کے دیگر غیر مسلم مہمانوں کا تذکرہ بھی ضروری ہے۔ ان مہمانوں میں ریلوے بورڈ کے ڈپٹی میئر جو آئندہ سال میئر ہونگے وہ بھی جلسہ میں شریک ہوئے اور اپنا انٹرویو بھی ریکارڈ کروایا۔ انہیں قرآن کریم کا تحفہ بھی پیش کیا گیا۔ یہ بہت اچھا اثر لیکر واپس گئے اور کہا کہ اگر آئندہ سال بھی انہیں بلایا گیا تو یہ ان کی خوش قسمتی ہوگی۔ اسی طرح ریلوے بورڈ کے ڈائریکٹر ہیلتھ بھی تشریف لائے اور ہمارے ساتھ کھانے میں بھی شریک ہوئے۔ اتنے بڑے مجمع میں صفائی کے معیار کو انہوں نے بہت ہی سراہا متاثر اور خوش بھی ہوئے ہمارے انتظامات سے اس کے علاوہ ہنسلو بارو کونسل کے چار کونسلر ڈپٹی ڈائریکٹر آف ایجوکیشن "HEAD OF RELIGIOUS DEPARTMENT" اور دیگر معززین بھی تشریف لائے اور جلسہ کے انتظامات کو دیکھا۔ سارا وقت حضور انور کے خطاب کے دوران جلسہ سالانہ میں حاضر رہے اور بہت خوشی کا اظہار کیا۔ انہی میں سے ایک سکھ آفیسر نے اپنے جذبات کا اور اپنے تاثرات کا اظہار ان الفاظ میں کیا کہ آپ کے لیڈر پر خدا کا ایک خاص نظر آتا ہے ان کے کسی لفظ میں کسی کے خلاف کچھ نہ تھا اور ایسا لیڈر خدا کا ایک خاص فضل ہوتا ہے جو اللہ نے آپ پر نازل کیا ہے اس وقت تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۵۵ ممالک سے ۵۰۴۹ مہمان جلسہ میں شرکت فرما رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو خطاب فرمایا اس کا خلاصہ یہ ہے:۔

حضور نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا چند سال پہلے جب پاکستان میں اس مخالفت کا آغاز ہوا جس کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے تو آغاز ہی میں میں نے یہ مضمون خوب کھول کر بیان کیا تھا اور احمدیت کے دشمنوں کو خوب اچھی طرح متنبہ کیا تھا کہ آپ جتنا چاہیں دکھ ہمیں پہنچا دیں جتنے کانٹے چاہیں راہ میں بو دیں لیکن ایک بات یاد رکھیں کہ خدا کے فضلوں کی راہ کو آپ روک نہیں سکتے اگر خدا کسی پر اپنی رحمتوں کی بارشیں برسانے کا فیصلہ کرے تو ناممکن ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت خدا کے فضلوں اور ان لوگوں کی راہ میں حائل ہو سکے جن پر خدا اپنے فضلوں کے نازل فرمانے کا فیصلہ کر لیتا ہے اس کے بعد سے ہم مسلسل خدا کے فضلوں کی اس عالمگیر بارش کا مشاہدہ کرتے چلے آ رہے ہیں اور آئندہ بھی ہمیشہ کرتے چلے جائیں گے ان شاء اللہ۔

حضور نے فرمایا جلسے کے دوسرے دن کی یہ تقریر اسی مضمون کے بیان کے لئے وقف ہوا کرتی ہے جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بے شمار ایسی باتیں ہیں جو بیان کرنے والی ہیں جن کے ذکر سے احمدیوں کے دل بڑھیں گے اور خدا کا ذکر شکر کی صورت میں دلوں سے بلند ہوگا۔ وہاں ایک مجبوری بھی ہے کہ بڑھتے ہوئے فضلوں کے ساتھ ہم انہیں سمیٹنے سے قاصر ہوتے چلے جا رہے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ آئندہ ان بڑھتے ہوئے فضلوں کا محض ایک معمولی خلاصہ ہی پیش کیا جا سکے گا۔ اس تمہید کے بعد حضور نے اس سال کے دوران جماعت پر نازل ہونے والے افضال الٰہی کا ذکر فرمایا اور سب سے پہلے دنیا میں جماعت کے قیام کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس سال تک ۱۱۷ ممالک میں جماعت قائم ہو چکی ہے امسال جن پانچ نئے ممالک میں جماعت قائم ہے ان میں ٹونگا، ساؤتھ کوریا، مالدیپ، گیبون اور سالومن آئی لینڈ شامل ہیں۔ خدا کے فضل سے بعید نہیں کہ اس سال کے آخر تک یا اگلی صدی کے شروع میں یہ تعداد ۱۲۵ ممالک تک پہنچ جائے۔

سو ممالک میں احمدیت قائم کرنے کے منصوبے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ چند سال پہلے تک جن ۸۰ ممالک میں احمدیت نافذ ہو چکی ہے ان کے سپرد اس منصوبہ کے تحت ۶۵ ممالک کئے گئے اور اس وقت تک ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے ٹارگٹ سے بڑھ کر سترہ زائد ملکوں میں جماعت قائم کر چکے ہیں اور باوجود مخالفتوں کے جماعت تیزی سے پھیلتی جا رہی ہے۔ یہ ۶۵ ممالک جن کے سپرد کئے گئے تھے اُن میں اللہ کے فضل سے گیمبیا سر فہرست ہے اور اپنے سپرد تینوں ملکوں میں جماعت قائم کر چکا ہے دیگر سو فیصد ٹارگٹ پورا کرنے والے ممالک گھانا، سیرالیون، تنزانیہ، زائر، ڈنمارک شامل ہیں جبکہ امریکہ، سرینام، ہالینڈ، بیلجیم اور ڈنمارک نے اپنے سپرد ممالک میں بالکل نفوذ نہیں کیا۔

حضور نے فرمایا ممالک کے اندر جماعتوں میں اضافہ کے منصوبہ کے تحت امسال ۴۱۲ نئی جماعتیں مختلف ممالک میں قائم ہوئی ہیں اور اس منصوبہ کے اعلان سے اب تک یعنی گزشتہ تین سال میں ۱۲۹۴ نئے مقامات پر جماعت قائم ہو چکی ہے نئی جماعتیں قائم کرنے والے ان ممالک میں سر فہرست سیرالیون ہے پھر گیمبیا پھر بھارت، سینیگال، مغربی جرمنی، گھانا، زائر، کینیا، یوگنڈا، تنزانیہ، لائبیریا، نائیجیریا وغیرہ ممالک شامل ہیں اس سلسلہ میں بہت سے عجیب اور ایمان افروز واقعات ملتے رہتے ہیں اور حیرت انگیز طریق سے خدا اپنے فضل سے شدید مخالفتوں میں مؤید پیدا فرما دیتا ہے اور داعیین الی اللہ کے ذریعہ نئی جماعتوں کا قیام ہو رہا ہے۔

نئی مساجد کے قیام کی سکیم کے تحت اب تک ۱۰۷ مساجد تعمیر ہو چکی ہیں زیر تعمیر ہیں اور ۱۲۱ بنی بنائی مساجد خدا نے عطا کیں اور گاؤں کے گاؤں معہ اماموں سمیت احمدی ہو گئے۔

تحریک دعوت الی اللہ کے ذکر میں فرمایا کہ اس کے تحت سیرالیون میں عظیم الشان کامیابی نصیب ہوتی ہے اور صرف ایک ہفتہ کے اندر سیرالیون کی چیفڈم کے ۴۹ گاؤں سے ۵۷۶۵ احمدی ہوئے اور ۸۰ بنی بنائی مساجد جماعت کو عطا ہو گئیں اور اس طرح خدا ہمیں یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا کے نظارے دکھا رہا ہے اس علاقہ کے چیف بھی جلسہ پر تشریف لائے ہوئے ہیں اس موقع پر حضور نے انہیں سٹیج پر آنے کی دعوت دی تو نعروں کی گونج میں انہوں نے سٹیج پر تشریف لا کر انگریزی زبان میں اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ اس کے بعد حضور نے دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں مختلف ایمان افروز واقعات بھی بیان فرمائے اور بتایا کہ اب تو اللہ تعالیٰ نے پیمانے اتنے بڑھا دیئے ہیں کہ چالیس پچاس بیعتوں کی باتیں بالکل معمولی لگتی ہیں تاہم بہت سی کشادہ راہیں خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے کھولی ہیں اور دلوں کو تیار فرمایا ہے ہم ابھی پوری طرح اس سے استفادہ نہیں کر رہے

بیعتوں کے ضمن میں حضور نے فرمایا کہ گذشتہ سالوں میں ہر سال ان میں دُگنے کا اضافہ ہوتا رہا مگر امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے گذشتہ سال سے دُگنے کی بجائے تین گنا اضافہ ہُوا ہے۔

مراکز احمدیت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ امریکہ میں اس سلسلہ میں نمایاں کام ہوئے ہیں۔ اب تک ۲۲ مراکز قائم ہو چکے ہیں۔ اسی طرح کینیڈا میں بھی چھوٹے یا خستہ حالت والے مشنوں کو وسعت دینے کی توفیق ملی ہے۔ برّ اعظم افریقہ میں بھی جماعت کے سنئے تبلیغی مراکز آگے بڑھ رہے ہیں اور افریقہ کے اٹھارہ ممالک میں اب تک انکی کل تعداد ۱۶۷ ہو چکی ہے اس کے علاوہ وسیع قطعات کی تعداد ۹۰ ہے۔ برّ اعظم یورپ کے مراکز تو اپنی وسعت کے اعتبار سے بہت آگے بڑھ چکے ہیں اور پہلے مشنز سے انکو کوئی نسبت ہی نہیں رہی اور یہ کام ابھی جاری ہے چنانچہ سپین، پرتگال فرانس، اٹلی، جرمنی میں مزید جگہوں کے حصول کی کوشش جاری ہے اور اس غرض کے لئے پیسہ جماعت کے پاس موجود ہے۔ حضور نے فرمایا سمعی بصری شعبہ میں بہت عظیم الشان کام ہُوا ہے۔ یہ انگلستان کے رضا کاروں کی ایک ٹیم ہے جس نے بہت سا کام سنبھالا ہُوا ہے۔ مجموعی طور پر انہوں نے ۵۷۰۲ گھنٹے کام کیا اور ۲۴,۰۰۰ کیسٹس تیار کرکے مختلف ممالک کو بھجوائیں۔ خطبات کے ذریعہ جو ساری دنیا سے رابطہ ہے اس سے جماعت میں بیداری پیدا ہورہی ہے اور نئے نئے پھل لگ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب فرنچ، ڈچ، جرمن، سویڈش، عربی، ڈینش، نیز کینیا، غانا، نائیجیریا اور بعض دوسرے ممالک کی زبانوں میں خطبہ جمعہ کا پورے کا پورا اردو ترجمہ ہوکر انہیں ان کی زبانوں میں سنایا جارہا ہے۔ اور یہ کام بھی بہت وسیع ہو گیا ہے۔

حضور نے فرمایا جماعت احمدیہ کی عالمی حیثیت ایک جماعت کے طور پر مزید اُبھرتی جارہی ہے۔ اس کا تشخص واضح ہوتا چلا جارہا ہے۔ یہ قدرت ثانیہ کی مرکزیت کا ایک پھل ہے خدا نے اپنے فضل سے ہمیں یہ نعمت عطا کی ہے کہ اس نے دوبارہ ہمیں مرکزیت عطا فرمادی ہے اور تمام دنیا کی جماعتیں اس مرکزیت کے گرد ایک نیا تشخص پارہی ہیں اور جماعت احمدیہ خواہ وہ کسی ملک کی ہو جماعت احمدیہ کے طور پر اُبھر رہی ہے۔ یہاں تک کہ بعض بڑے بڑے سکالرز جماعت کی حیثیت سے متاثر ہو رہے ہیں اور امام اور جماعت کی ایک دوسرے سے باہمی محبت کو دیکھ کر ایک کینیڈین سکالر نے مجھے بتایا کہ یہ جماعت اب مرنے اور ہارنے والی جماعت نہیں ہے دوسرا انہوں نے بتایا کہ اس کا ایک عالمی تشخص بن چکا ہے جو ہر دوسرے تشخص سے اسکو ممتاز کر رہا ہے۔ گویا جماعت احمدیہ دنیا میں ایک جزیرہ قائم کر چکی ہے جس ملک کی بھی جماعت احمدیہ ہو وہ دراصل اس ملک کے اس جزیرے کی جماعت احمدیہ ہے ایک قسم کا کردار، ایک قسم کی عادتیں، خلوص اور مزاج پیدا ہو رہا ہے اور ایک نئی قوم پیدا کی جارہی ہے۔ حضور نے فرمایا یہ دونوں باتیں بالکل سچی ہیں میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جب تک یہ دونوں صفات خدا کے فضل ورحم کیساتھ جماعت میں قائم رہیں گی اسوقت تک جماعت زندہ رہیگی۔ اور زندگی میں بڑھتی چلی جائیگی۔

حضور نے فرمایا اشاعت لٹریچر کا کام بھی تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ مختلف مشنز کو ۹۴۶۰۸ پونڈز کے قرآن کریم کی ترسیل کے نتیجہ میں ۷۰,۰۰۰ پونڈز کی وصولی ہو چکی ہے روحانی خزائن کے تین ہزار سیٹ شائع ہوئے تھے اُن میں سے ۱۷۵۷ مختلف جماعتوں کو بھجوائے جاچکے ہیں جن کی قیمت ۹۲۱۰۰ پونڈ بنتی ہے لیکن وصولی میں ابھی جماعتیں پیچھے ہیں اور ۴۹,۰۰۰ کی وصولی ہوئی ہے دیگر کتب ۵۳,۸۲۶ کی تعداد میں بھجوائی جاچکی ہیں کتب سلسلہ خریدنے کا رجحان بھی بڑھ رہا ہے اور گذشتہ سال ۲۶۹۲۰ کتب سلسلہ فروخت ہوئی ہیں بین الاقوامی بک فیئرز میں شمولیت کے نتیجے میں بھی بہت اچھے پھل اور رابطے مل رہے ہیں ایسے ممالک میں جہاں ہم دعوت الی اللہ کی کوئی راہ نہیں پاتے تھے۔ اور لٹریچر بھجوانے کا کوئی ذریعہ میسر نہیں تھا۔ وہاں بک فیئرز کے نتیجہ میں ایسے رابطے پیدا ہوئے ہیں کہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے وسیع مطالبے شروع ہو گئے ہیں امسال جماعت نے پولینڈ، سینیگال، سوئٹزرلینڈ اور کینیڈا میں منعقدہ بک فیئرز میں شرکت کی ہے اور اس کے علاوہ جماعت اپنے طور پر بھی مختلف ممالک میں بک سٹال لگا رہی ہے اور اس میں جرمنی، ناروے کو

اِستقلال کیساتھ مسلسل خدمت کی توفیق ملی ہے۔ علاوہ ازیں امسال سترہ ممالک نے ۱۱۲ نمائشوں کا اہتمام بھی کیا۔ ان نمائشوں کے ذریعے ۲۲۶۵۷ زائرین سے تعارف ہُوا۔ جن میں سے بعض کیساتھ رابطے بھی قائم ہو چکے ہیں۔

رشین، عربک، چائنیز اور ٹرکش ڈیسک کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کے ذریعہ دن بدن ہمارے رابطے مضبوط ہوتے چلے جارہے ہیں ان زبانوں میں کتابیں رسالے اور کیسٹس تیار ہو رہی ہیں اور خدا کے فضل سے بڑے وسیع پھل لگ رہے ہیں اور جب سے عربی رسالہ "التقوی" کا اجراء ہُوا ہے۔ اس وقت سے اور بھی نئے نئے رستے کھل رہے ہیں پس ان سب ڈیسکوں اور بالخصوص عربک ڈیسک کیلئے خصوصی دعائیں کریں۔

مجلس نصرت جہاں مغرب و مشرق کے افریقن ممالک میں پھیلی ہوئی ہیں اسوقت اس سکیم کے تابع ۲۶ ہسپتال مختلف ممالک میں کام کر رہے ہیں اور جماعت کے ڈاکٹرز کی ایسوسی ایشن کو بھی خدا اس میں ہاتھ بٹانے کی توفیق عطا فرمارہا ہے ۲,۲۱,۰۰۰ مریضوں کا گذشتہ سال علاج کیا گیا ہے جن میں سے ۱۲,۹۹۰ مریضوں کا بالکل مفت علاج کیا گیا اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے ہسپتالوں کے معیار کے مقابل پر شفا کا معیار غیر معمولی طور پر بلند ہے اس لئے کہ انسان کے ہاتھ کی چالاکی کا دخل نہیں یہ محض خدا کی رحمت کا ہاتھ ہے جو یہ اعجاز دکھا رہا ہے اور اللہ کے فضل سے یہ سکیم دن بدن آگے بڑھتی چلی جا رہی ہے نصرت جہاں کا بجٹ اب بارہ کروڑ ستاون لاکھ ہو چکا ہے اور جس طرح ہسپتالوں کا جال پھیلا رہا ہوں چند سالوں میں یہ بجٹ ایک ارب تک اور اس سے بھی آگے بڑھ سکتا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ سکول افریقہ میں اعلیٰ معیار کا ایک نشان بن چکا ہے اور اتنا زیادہ نیک اثر ہے ان سکولوں کا کہ عیسائیوں تک کے بچے احمدیت سے محبت رکھنے لگ پڑے ہیں۔

تراجم قرآن کریم کے سلسلہ میں حضور نے یہ خوشخبری دی کہ اس سال چار نئی زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ شائع ہُوا ہے۔ اور اس طرح اب تک بیس تراجم جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع ہو چکے ہیں، اور انشاء اللہ آئندہ سال تک پچاس زبانوں میں مکمل ترجمہ شائع ہو جائیگا۔ چالیس زبانوں میں منتخب آیات قرآنیہ کا ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے۔ اور عنقریب انشاء اللہ ان کی تعداد ۱۱۷ ہو جائیگی۔

فرمایا: ۶۲۵ مرکزی مربیان و معلّمین خدا کے فضل سے ساری دنیا میں وقف زندگی کی روح کیساتھ اپنے فرائض ادا کر رہے ہیں

تحریک وقف نو کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل رکھتے ہوئے کہا تھا کہ پیدائش سے پہلے وقف کئے گئے بچوں کی اکثر نرینہ اولاد ہوگی چنانچہ اب تک کے اعداد و شمار کے مطابق جو ۶۵۵ بچے پیدا ہوئے ہیں ان میں سے ۵۰۱ لڑکے اور ۱۵۴ لڑکیاں ہیں اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری بات پوری کردی ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

جماعت احمدیہ کی خدمات دینیہ کے مقابل پر حضور نے معاندین احمدیت کی "خدمات دینیہ" کا بھی ایک جائزہ پیش کیا جس کے مطابق پاکستان میں ۲۲ احمدیوں کو مسلمان کہنے پر قید کیا گیا ۵۸۸ احمدیوں کو کلمہ کا بیج لگانے پر قید کیا گیا ۱۷۸ احمدیوں کو تبلیغ و تقسیم لٹریچر کے جرم میں قید کیا گیا۔ احمدیوں پر توہین رسالت کے مقدمے کرکے انہیں گرفتار کیا گیا جبکہ توہین رسالت کی سزا موت ہے ۲۱۲ احمدیوں کو متفرق جھوٹے الزامات میں قیدی بنایا گیا گذشتہ چار سال میں ۲۸۴ احمدیوں کو مختلف صورتوں میں ملوث کرکے جیلوں میں گھسیٹا گیا۔ کلمہ طیبہ پڑھنے کے جرم میں اب تک ۵۲ سال قید اور اٹھتر ہزار روپے جرمانے ہو چکے ہیں السّلام علیکم کہنے پر چھ ماہ قید اور پندرہ سو روپے کے جرمانے ہو چکے ہیں جماعت احمدیہ اور اُن کے معاندین کی خدمات کا موازنہ کرنے کے بعد اگر کوئی شخص سچے اور جھوٹے میں فرق نہ کر سکے تو ایسے شخص پر بہت افسوس ہے اور سوائے دعا کے اس کا کوئی علاج نہیں۔

آخر پر حضور نے دنیا کے مختلف ممالک میں رونما ہونے والے ایمان افروز واقعات کا ذکر کیا اور اس امر کو واضح فرمایا کہ خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ کی تائید اور نصرت کے نشانات دکھاکر جماعت احمدیہ کی سچائی کا اعلان کر رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی طور پر شکر کی توفیق دے اور مخالفین کو عقل و سمجھ عطا فرمائے۔ اس کے بعد شام ۱/۲ ۷ سے ۱/۲ ۹ بجے تک ملاقاتوں کا پروگرام تھا۔ جس میں مشرق بعید کے ممالک، اور مشرق اوسط کے ممالک اور بعض دیگر ممالک کے مہمانوں نے حضور سے ملاقات کا شرف پایا۔ اس موقع پر تین افراد نے حضور کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت بھی پائی۔ ان میں جین ڈیک ولیم امریکن ہیں جو خاص طور پر بیعت کے لئے امریکہ سے تشریف لائے اور ان کے علاوہ دو عرب الجیرین نوجوانوں کو بھی حضور کے دست مبارک پر بیعت کی توفیق اور سعادت ملی۔

بقیہ خلاصہ خطبہ عید الاضحی: صـ۳ سے آگے

اور بتایا کہ بعض ایسے بھی حج ادا کرنے والے ہیں کہ جن کا حج خدا کی نظروں میں مقبول ہوتا ہے۔ حج کی تہہ نیت تو یہی ہے کہ انسان کے گناہ جھڑ جاتے ہیں چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حج ایک ایسی شان کے ساتھ قبول ہوا کہ خدا نے فرمایا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فرمایا: دنیا میں عام حاجیوں کے حج تو سابقہ لغزشوں کی معافی کی صورت میں قبول ہوا کرتے ہیں۔ مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رضائے باری تعالیٰ کی خاطر اپنی جان اور دل کی اُمنگوں میں بظاہر حج نہ کر کے ایک چھری کا چھیر دی تو اس پر خدا کے پیار کی نظر پڑی اور خدا نے فرمایا کہ اس کی گزشتہ اور آئندہ آنے والی سب لغزشیں معاف۔ کیا دُنیا نے کبھی ایسا حج بھی دیکھا تھا۔ پس اے عشاقِ محمد مصطفیٰؐ اے عشاقِ توحید الٰہی جنہوں نے تم پیغمبر لَا اِلٰہَ کی تفسیر "محمدؐ" سے پائی ہیں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ جب تک تم محبت کی عزتوں کی پرواہ کئے بغیر خدا کی خاطر اس حج سے رکے رہوگے جس کی راہ میں جہالت کے خطرات درپیش ہیں تو خدا کی قسم آسمان پر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت کے ظل کے طور پر تمہارا حج ضرور قبول کیا جائے گا ضرور قبول کیا جائے گا اور ضرور قبول کیا جائے گا۔ پس اے وہ حاجیو جو بظاہر حج سے محروم ہو تمہیں مقبول حج مبارک ہو اور یہ عید آج کے لئے بھی مبارک ہو کل کے لئے بھی اور آئندہ احمدیوں کی تمام نسلوں کو بھی مبارک ہو۔

اس ضمن میں حضور انور نے اپنی اس مبشر رؤیا کا بھی ذکر فرمایا جس میں آپ نے حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ بھائی کا پرچہ بٹھا کر مجھے خانہ کعبہ کا طواف تو کروا دو (اس کا ذکر حضور انور نے پہلے بھی ایک خطبہ میں کیا تھا)

فرمایا مجھے نظر آرہا ہے کہ آسمان پر ایسے فیصلے ہوئے ہیں کہ دنیا کی تدبیریں خدا کی تقدیر کے تابع بدل دی جائیں گی۔ اس کے بعد حضور انور نے بعض دعاؤں کی طرف توجہ دلائی جن میں تمام دُنیا کے انسانوں پر نزول رحمت اور خانہ کعبہ کے مقاصد کی تکمیل کی دعا شامل ہے۔ فرمایا اس کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لائیں اور جس وقت تک بیت اللہ کی تعمیر کے تمام مقاصد پورے نہ ہو جائیں اس وقت تک آرام سے نہ بیٹھیں۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(بشکریہ ماہنامہ الفضل انٹرنیشنل ربوہ اگست ۱۹۸۸ء)

بقیہ: خلاصہ اختتامی خطاب: صـ۴ سے آگے

بعد ازاں حضور نے اسلم قریشی کی گمشدگی کے نتیجہ میں چلنے والی مہم کی تفصیلات مولویوں کے بیانوں اور اخباری خبروں کی روشنی میں بیان کیں۔ مختلف مولویوں کے حوالے پڑھ کر ان پر تبصرہ بھی فرماتے رہے آپ نے واضح فرمایا کہ یہ بیانات اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ہی صرف وہ جماعت ہے جو اپنے امام کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہیں کرتی مگر اس کے ساتھ ساتھ یہ سب باتیں جماعت کے خلاف ایک گہری سازش کا پتہ دے رہی ہیں جس کے ذریعہ خلافت احمدیہ پر حملہ اور جماعت کو اس کی مرکزیت سے محروم کرنا مقصود تھا۔

حضور نے فرمایا خدا نے جب مجھے مباہلہ کا چیلنج دینے کی توفیق دی میں نے اس میں بطور خاص یہ بات لکھی کہ تم مجھے بحیثیت امام جماعت احمدیہ اسلم قریشی نامی ایک شخص کا قاتل قرار دیتے ہو اس لئے میں تمہیں یہ چیلنج دیتا ہوں کہ اس الزام میں جو جھوٹا ہو اس پر خدا کی لعنت۔ ابھی مجھے اس چیلنج کو دیئے ہوئے ایک ماہ ہوا تھا کہ یہ شخص ایران سے نمودار ہوا۔ اور آئی جی پنجاب نے ایک پریس کانفرنس میں اس کا انکشاف کیا۔ یہ خبر چونکہ سب معاندین کو ذلیل و رسوا کرنے والی تھی اس لئے اس انکشاف پر انہیں ایک آگ سی لگ گئی اور بوکھلاہٹ میں عجیب و غریب بیان دینے لگ گئے۔

حضور نے اخبارات میں شائع شدہ مولویوں کے بیانات اس ضمن میں پڑھ کر سنائے کہ جن میں ان کے دلوں کی چور باتیں ان کی زبانوں پر آرہی ہیں مگر علمائے دین کہلانے اور اپنے جھوٹ سے خوب واقف ہونے کے باوجود یہ باز نہیں آرہے اور مباہلہ کی سچائی ظاہر ہونے کے بعد اس پر پردہ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ دعوت مباہلہ سے فرار کے بہانے ڈھونڈتے جا رہے ہیں۔ کبھی ربوہ کے اقصیٰ چوک یا گولبازار میں یا کبھی مدینے میں اور کبھی ساؤتھ افریقہ یا لندن میں مباہلہ کے انعقاد کی باتیں کی جا رہی ہیں حالانکہ یہ جانتے ہیں کہ مباہلہ کے لئے کسی میدان کا ہونا ضروری نہیں۔

حضور نے فرمایا میں انہیں بتا دینا چاہتا ہوں کہ اگر وہ دروغ گوئی سے باز نہ آئے اور فرار کے ایسے بہانے ڈھونڈتے رہے کہ دوسروں کو بھی گمراہ کریں تو خواہ فرار ہونے کی کوشش بھی کریں لعنتیں ان کا پیچھا نہیں چھوڑیں گی۔

حضور نے مولوی منظور احمد چنیوٹی کی بے باکیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ انہوں نے یہ اعلان شائع کروایا تھا کہ اسلم قریشی کی گمشدگی کے سلسلہ میں مرزا طاہر احمد کو شامل تفتیش کیا جائے۔ ہم نے حکومت کو چھ آدمیوں کے نام تفتیش کے لئے دیئے تھے جن میں مرزا طاہر احمد بھی شامل ہے اگر چھ میں ملزم برآمد ہو تو ہم سر بازار گولی کھانے کو تیار ہیں۔ حضور نے فرمایا پس یہ بات تو کھل کر آ گئی ہے کہ ان چھ میں سے تو اُن کا ملزم گرفتار نہیں ہوا۔ اگر علماء دین ہیں اور سچائی سے کچھ تعلق ہے تو سر بازار گولی کھانے کے لئے حکومت کے سامنے اپنے آپ کو پیش کریں اور سچے ہو کر دکھائیں۔ جب تک یہ سر بازار گولی نہیں کھاتے خدا کی تقدیر کی گولی ان کو لگ چکی ہے اور یہ کبھی زندہ نہیں ہو سکتے۔

آخر پر حضور نے حضرت بانی سلسلہ کو ۱۸۹۲ء کے مباہلہ کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی خدائی بشارات پڑھ کر سنائیں تاکہ احباب نہایت الحاح سے یہ دعا کریں کہ۔

> اے خدا ان بشارات کو آج ہمارے حق میں بھی پورا فرما کیونکہ ہم نے بھی خالصتًا اپنے نفسوں سے پاک اور آزاد ہو کر تیری رضا اور محبت کی خاطر یہ مباہلہ کیا ہے اور کامل طور پر تجھ پر توکل کرتے ہیں تو آج ان بشارتوں کو ہمارے حق میں بھی ظاہر فرما تاکہ دنیا پر خوب کھل جائے کہ وہی کس کا دین ہے اور حق کس کے ساتھ ہے۔

اس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کروائی۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش: محمد الرحیم و عبد الرؤف مالکان محمد ساڑی وارث صالح پور کٹک (اڑیسہ)

اس سے زیادہ عظمت کی تعلیم عورت کے متعلق تصور میں بھی نہیں آسکتی

جلسہ سالانہ انگلستان ۱۹۸۸ء کے دوسرے روز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خواتین سے خطاب

مورخہ ۳۰ جولائی دوسرے دن حضرت امام جماعت احمدیہ نے خواتین کے جلسہ سے خطاب فرمایا۔ حضور نے اپنے اس خطاب میں لجنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ گزشتہ دو سال سے میں اسلام میں عورت کے مقام پر آپ سے خطاب کر رہا ہوں کہ ہمارا دین عورت کو مذہب میں خاص مقام دیتا ہے اور اس سے کوئی ناانصافی نہیں کرتا۔ اب میں "عورت اور مذہب" کے موضوع پر آپ کے سامنے دینی تعلیم رکھتا ہوں لیکن ساتھ ہی یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ دیگر مذاہب میں سے شنٹو، تاؤ ازم، بدھ ازم، کنفیوشزم وغیرہ عورت کے کسی مقام کا ذکر ہی نہیں کرتے بعض مذاہب اسکا اس قدر تذلیل کیساتھ ذکر کرتے ہیں کہ باشعور انسان عورت کے متعلق اس کی تعلیم دیکھ کر مذہب سے ہی متنفر ہو جاتا ہے اور خدا کے وجود کا ہی انکار ہو جاتا ہے ہندو ازم میں عورت کو جانور سے بدتر جو مقام دیا گیا ہے وہ نہ ہی دیا جاتا تو بہتر تھا۔ آج ہندوستان کی حکومت کو ہندو مذہب کی بعض بد رسوم کیخلاف جہاد کرنا پڑ رہا ہے ہندو مذہب میں عورت کو وید تک پڑھنے کی اجازت نہیں ہے جہاں تک بائیبل کا تعلق ہے وہ عورت کو مذہب میں دخل اندازی سے روکتی ہے حتیٰ کہ لوگوں کی موجودگی میں کلیسا میں کوئی سوال پوچھنا بھی اس کیلئے قابل شرم ہے مگر جہاں تک ہمارے دین کا تعلق ہے اس میں اجتماعی عبادات میں عورت کو برابر کا حق دیتے ہوئے سہولتیں دی گئی ہیں اور اسکی خلقت کے اعتبار سے ہر عبادت میں اسکی شرکت کو لازم قرار نہیں دیا گیا لیکن اپنے شوق سے شامل ہونا چاہے تو بے شک شامل ہو جائے حتیٰ کہ جہاد تک میں اس کی شمولیت سے اسے منع نہیں فرمایا گیا۔ بلکہ نیکیوں اور حج اور عمرہ میں شامل ہونے کو بھی اس کیلئے جہاد کے برابر قرار دیا گیا پھر اس کے دل میں اسکی عظمت کا احساس پیدا کرنے کے لئے اور یہ بتانے کیلئے کہ ان سے کوئی ثانوی سلوک نہیں ہو رہا بوڑھوں اور کمزوروں اور بچوں کو بھی ان کے ساتھ شامل کر دیا اور کہا کہ ان سب کا جہاد حج ہی ہے جہاں تک عورت کے معلم اور مربی ہونے کا تعلق ہے ہمارا دین نہ صرف عورت کو عورتوں کا مربی ہونے کا حق دیتا ہے۔ بلکہ باہر کی دنیا کے مردوں کا مربی اور معلم بننے کا حق بھی دیتا ہے اور یہ وہ حق ہے جو عیسائی چرچ نے آج تک عورت کو نہیں دیا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی نے آپ کی زندگی میں بھی مردوں کو مسائل سکھائے اور آپ کے وصال کے بعد بھی سکھائے اور لوگوں نے آدھا دین اُن سے سیکھا۔ آپ کی روایات میں ایک روشنی اور جلاء ہے جو صاف پہچانی جاتی ہے اور یوں عورت کو مرد کا معلم بنا کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام بنی نوع انسان کے درمیان قیامت تک کیلئے واسطہ بنا دیا گیا ہے حضور نے فرمایا جب عورتوں کی باتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں بے تکلف جگہ پاتی تھیں تو اسکی برکت سے خدا تعالیٰ کے دربار میں بھی انکی باتیں جگہ پاتی تھیں۔ چنانچہ قرآن کریم ایک عورت کی اپنے خاوند کے خلاف شکایت کا ذکر کرتا ہے جو راتوں کو اٹھ کر اپنے رب کے حضور شکایت کرتی تھی۔ خدا نے اسے سنا اور قبول کیا اور ہمیشہ کیلئے قرآن میں یہ پیغام دے دیا۔ کہ تم اگر اپنے خاوندوں سے نالاں ہو تو ضرور قضاء میں پہنچو اور اپنے حقوق لینے کی کوشش کرو۔ لیکن قضاء پر بناء نہ کرو تمہارا ایک خدا ہے جو تمہارے لئے اسی طرح غیرت اور تمہاری تکلیف کا احساس رکھتا ہے جسطرح مردوں کی اسلئے اللہ کی طرف رجوع کرو۔ اور اسی سے اپنے حقوق کی حفاظت چاہو

پھر حضور نے سورہ التحریم کی آیات

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۙ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ۝

کی تلاوت کرکے بتایا کہ اس میں عورت کو نیکیوں میں ایک ماڈل کے طور پر پیش کرکے اُسے ایک مقام عطا فرمایا گیا ہے۔ کہ جو دیگر مذاہب کے مقابلہ میں نہ صرف بے مثل بلکہ اسطرح درخشندہ ہے کہ اس کے پاسنگ کو بھی کسی اور مذہب کی تعلیم نہیں پہنچتی اس میں ہر مومن کیلئے فرعون کی بیوی اور مریم بنت عمران کی مثالیں پکڑنا لازمی قرار دیا گیا ہے۔

حضور نے فرمایا آج دنیا میں حضرت اقدس بانی سلسلہ کی شکل میں جو مسیحیت دوبارہ پیدا ہوئی ہے اس میں بھی ایک عورت کا احسان ہے کہ مریم کی حالت جب پیدا ہوئی تو مسیح پیدا ہوئے کتنا عظیم الشان مقام ہے جو عورت کو دیا گیا ہے لیکن لوگ۔ لاعلمی اور جہالت سے یہ کہتے ہیں کہ دین میں عورت کا کوئی مقام نہیں۔

اس کے بعد حضور نے عورت کی مختلف حیثیتوں بیٹی، ماں وغیرہ کے لحاظ سے دینی تعلیم کو بڑی تفصیل سے بیان فرمایا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیش آنے والے واقعات کی روشنی میں وضاحت کی کہ ان کے جو حقوق اللہ نے مقرر کئے ہیں ان میں تو رسول اللہ نے بھی کبھی دخل نہیں دیا پھر کون ہے دنیا میں جو اس تعلیم کے ہوتے ہوئے عورت کو کسی حق سے محروم کر سکتا ہے۔

حضور نے فرمایا ماں کے لحاظ سے تو قرآن نے عورت کو اسقدر بلند مقام تک پہنچا دیا ہے۔ کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے قرآن کریم نے تو ماں باپ دونو کے مقام اور منصب کو ایک بہت ہی بلند مرتبہ عطا فرمایا ہے۔ لیکن ماں کا جسقدر خصوصیت سے ذکر قرآن و حدیث میں ملتا ہے آپ دیکھیں گے باپ کا ذکر اس طرح خصوصیت سے نہیں ملتا اور بسا اوقات باپ کا ذکر پیچھے چھوڑ دیا جاتا ہے اس لئے جب آپ ماں کے معاملات پر غور کرکے اس کے تعلقات کو پیش نظر رکھ کر شکر کرنے والے بندے بنیں گے تو آپ کا اللہ سے بھی تعلق قائم ہو جائیگا اسی لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ماں کے پاؤں کے نیچے جنت ہے اور ماں کے توسط سے خدا تک پہنچا جا سکتا ہے ماں کے رحم اور خدا کی صفت رحمانیت کو ایک ہی مادہ سے بنا کر یہ بتا دیا ہے کہ جو ماں کے رحم کو کاٹے گا وہ میری رحمانیت سے بھی کاٹا جائے گا اور کبھی اس کا مجھ سے تعلق قائم نہیں ہو سکے گا۔ اس سے زیادہ عظمت کی تعلیم عورت کے متعلق تصور میں بھی نہیں آسکتی کہ عورت خدا تک پہنچانے کی راہ بن گئی اور اس مضمون کو وضاحت سے بیان فرما دیا گیا کہ عورت سے تمہارا آغاز ہوتا ہے جسطرح خدا سے کائنات کا آغاز ہوتا ہے تم رحم میں اسطرح چل کر اس طرح اپنے منتہا کو پہنچتے ہو جس طرح خدائی رحمانیت نے آغاز آفرینش سے ترقی دیتے ہوئے کائنات کو اس بلند و بالا مقام تک پہنچایا اور یہ دونوں رشتے ایسے ایک دوسرے سے منسلک ہو چکے ہیں کہ ایک کو کاٹو گے تو دوسرے سے بھی کاٹے جاؤ گے۔

(بشکریہ ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

"بدر" کی اعانت
اور توسیع اشاعت آپ کا قومی فریضہ ہے
مینیجر

منقولات

جنرل ضیاء کو ۱۱ جولائی کو مباہلہ کا چیلنج بھجوایا گیا تھا!

جماعت احمدیہ کا دعویٰ!

علامہ عارف الحسینی کو مباہلہ کا چیلنج بھجوانے کی اطلاعات درست نہیں ہیں

لندن (پ ر) جماعت احمدیہ کے ایک پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ ۱۵ اگست کو لندن اسلامک سنٹر کے ترجمان محمد اقبال کا ایک بیان روزنامہ ملت میں شائع ہوا ہے جس میں مباہلہ کے چیلنج کے بارے میں دعویٰ درست نہیں ہے پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ نے علامہ عارف الحسینی کو مباہلہ کا چیلنج ہرگز ارسال نہیں کیا تھا لہذا ان کی وفات پر جماعت احمدیہ کے کسی ردعمل کا سوال پیدا نہیں ہوا۔ پریس ریلیز میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ نے جنرل ضیاء الحق کو مباہلہ کا چیلنج ارسال کیا تھا اس کے علاوہ یہ چیلنج سینکڑوں علماء اور پاکستان سپریم کورٹ کے ججوں کو بھجوایا گیا تھا اور بعض علماء نے اس کو متعدد طور پر قبول کیا ہے جماعت احمدیہ کے ترجمان رشید احمد چوہدری نے بتایا کہ جنرل ضیاء الحق کو مباہلہ کا چیلنج ۱۱ جولائی کو ڈاک کے ذریعے بھجوایا گیا تھا۔

(بشکریہ روزنامہ ملت لندن ۲۷ر۲۸ اگست ۱۹۸۸ء)

صدر ضیاء الحق کے تابوت میں صرف جبڑے کی ہڈی تھی

فنانشل ٹائمز

لندن ــــ برطانوی اخبار فنانشل ٹائمز کے مطابق صدر ضیاء الحق کے تابوت میں مرحوم صدر کے صرف جبڑے کی ہڈی تھی کیونکہ ان کی لاش میں صرف یہی ایک عضو تھا جس کی شناخت کی جا سکی اخبار ٹائمز نے اطلاع دی کہ بہاولپور میں ایک سو سے زائد افراد کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔ اخبار ڈیلی ٹیلی گراف کا کہنا ہے کہ صدر ضیاء الحق کی موت نے پاکستانی سیاست کی الجھی ہوئی گتھی کو سلجھا دیا ہے۔ اخبار نگار مین کے مطابق قائم مقام صدر نے نومبر میں جماعتی انتخابات کے امکانات کا جو تذکرہ کیا ہے۔ اس کے بعد یہ کہنا شاید غلط نہ ہو کہ پاکستان میں فوجی عہد ختم ہونے والا ہے۔

(بشکریہ روزنامہ ملت لندن ۲۷ر۲۸ اگست ۱۹۸۸ء)

کیا یہ ڈرامہ تھا......؟ (از سید قیصر شیرازی صاحب)

آج سے تقریباً پانچ سال قبل یہ سنسنی خیز خبر جلی سرخیوں کے ساتھ اخبارات کی زینت بنی کہ جناب مولانا اسلم قریشی صاحب کو اغواء کر لیا گیا ہے اور اس خبر کے ساتھ ہی مولانا حضرات اور ہر ایرے غیرے نتھو خیرے نے مختلف پریس کانفرنسوں، اخباری بیانوں، گرماگرم تقریروں کے ذریعے یہ بانگ دھل یہ فتویٰ جاری کر دیا کہ موصوف کو قادیانی مسلک کے پیروکاروں نے نہ صرف اغواء کر لیا ہے بلکہ انہیں شہید بھی کر دیا گیا ہے۔ ان فتووں کے بعد ملک بھر میں جلسوں، جلوسوں، توڑ پھوڑ، لوٹ کھسوٹ کے مشغلوں کی مدد سے قادیانیوں پر ظلم کے پہاڑ توڑ دیئے گئے اس سنسنی خیز خبر سے علمائے کرام کے فیصلوں نے ایک نئی کروٹ لی جس کے ذریعے ان کی عبادت گاہوں کی توہین کی گئی۔ عبادت گاہوں پر کندہ کلمہ طیبہ صاف کر دیا گیا۔ انہیں شودر سمجھا جانے لگا۔ محلوں میں ان کا حقہ پانی بند کر دیا گیا۔ سینکڑوں قادیانیوں کو مولانا صاحب کے اغوا و قتل کے الزام میں نہ صرف گرفتار کیا گیا۔ بلکہ ان پر تشدد بھی کیا گیا۔ طرح طرح کی اذیتیں دی گئیں۔ ان کے اجتماعات پر پابندیاں لگا دی گئیں۔ ان کے جرائد ضبط کئے جانے لگے دوسری جانب قادیانی مسلک کے پیروکار بار بار وضاحت کرتے رہے کہ انہیں مولانا صاحب کے متعلق کچھ علم نہیں۔ لیکن ان کی ایک نہ سنی گئی۔ ان کی ہر وضاحت اور صفائی کو سختی سے یکسر مسترد کیا جاتا رہا۔ یہاں یہ بھی بتاتا چلوں کہ اسلم قریشی صاحب کوئی عالم فاضل نہیں ہیں بلکہ موصوف سی۔ ڈی۔ اے کے ایک معمولی ملازم تھے۔

انہوں نے یہاں ایک قادیانی مسلک کے پیروکار اعلیٰ افسر پر شدید حملہ کیا تھا جس کی پاداش میں انہیں ملازمت سے سبکدوش کر دیا گیا اس سبکدوشی کے بعد اسلم قریشی صاحب نے قادیانیت مسلک کے خلاف تند و تیز بیانات جاری کرنے شروع کر دیئے۔ ان کے خلاف تقاریر کے انبار لگا دیئے ان معلومات دار تقاریر نے انہیں اسلم قریشی سے علامہ اسلم قریشی بنا دیا اور اغوا کے قصہ نے ان کو ملکی لیڈر بنا دیا۔

موصوف کے اغواء اور قتل کی نشر و اشاعت اس انداز میں کی گئی کہ وطن عزیز کے عوام کی اکثریت نے انہیں شہید سمجھ لیا۔ جگہ جگہ ان کی نماز جنازہ پڑھی گئی ان کے ورثاء کے لئے فنڈ جمع کئے گئے آخر ذہنوں کے کرب ناک بادل آہستہ آہستہ چھٹنے لگے لوگوں نے مولانا صاحب کی شہادت کو رضائے الٰہی سمجھ کر بھولنا شروع کر دیا۔ لیکن گزشتہ پندرہ ہفتے میں ایک ادھر دھماکہ ہوا۔ مولانا صاحب نے ڈی آئی جی لاہور صاحب کی معیت میں بنفس نفیس پریس کانفرنس کر ڈالی کہ میں زندہ ہوں۔ اغوا نہیں ہوا تھا بلکہ میں تو ایرانی محاذ پر جہاد کرنے گیا تھا۔ ان کے اغواء و قتل کی خبروں کی طرح ان کی ڈرامائی انداز میں برآمدگی یا در آمدگی کی خبر بھی پاکستان کے شہریوں پر بجلی بن کر گری۔ لوگ ششدر رہ گئے کہ آخر یہ ماجرا کیا ہے؟ موصوف کے اغواء، شہادت اور واپسی کے پیچھے کیا راز پوشیدہ ہے؟

میں یہاں یہ وضاحت کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ میں قادیانی مسلک کا پیروکار نہیں ہوں۔ میرا تعلق ماشاء اللہ سادات برادری سے ہے اور ہمارا شجرہ نسب شیر خدا امیر المومنین حضرت علیؓ سے جا ملتا ہے چونکہ میں صحافی ہوں جو ایک عظیم پیشہ ہے۔ اس ناطے سے میرے کچھ فرائض منصبی بھی ہیں اور انہیں بغیر تمیز نسل، جنس، سیاست اور مسلک کے سرانجام دینا میرا فرض ہے تو بات ہو رہی تھی موصوف کی برآمدگی کی، یہاں میں بھی چوڑی بحث میں نہیں جانا چاہتا کہ موصوف کیوں غائب ہوئے کہاں تھے کیوں تھے، کیسے تھے، کیوں دوبارہ نمودار ہوئے۔ سوال یہ ہے کہ اب مولانا صاحب زندہ سلامت ظاہر ہو چکے ہیں، ان کے اغواء قتل کی بنیاد پر جن لوگوں کو سرے بازار رسوا کیا گیا۔ تھانوں، محلوں، گلیوں اور سڑکوں میں ان پر تشدد کیا گیا اُن کی عبادت گاہوں کو پامال کیا گیا اس کا ذمہ دار کون ہے یا کون ہیں؟ کیا یہ کوئی سوچی سمجھی سازش تھی؟ اگر یہ کوئی سازش نہیں تھی تو مولانا صاحب یہ دیکھتے ہوئے کہ میری وجہ سے بے گناہ لوگوں پر تشدد ہو رہا ہے۔ اقلیتوں کی عبادت گاہوں کی پامالی ہو رہی ہے کیوں خاموش تھے؟ مولانا صاحب کے بقول انہوں نے اپنی زوجہ صاحبہ کو خط بھی تحریر کیا تھا کہ وہ بفضل خدا بالکل ٹھیک ٹھاک ہیں تو یہ سب کچھ دیکھتے ہوئے اُن کی زوجہ صاحبہ نے کیوں نہیں انکشاف کیا کہ ان کے شوہر صاحب زندہ سلامت ہیں بے گناہ لوگوں پر ظلم نہ کیا جائے؟ اگر اس ظلم و تشدد کو اس نقطہ نظر سے لیا جائے کہ یہ لوگ قادیانی مسلک سے متعلق ہیں اس لئے کیا گیا ہے۔ تو اسلامی نقطہ نظر سے یہ بھی غلط ہے کیونکہ اسلام تو بھائی چارہ کا درس دیتا ہے۔ اسلام بہت وسیع مذہب ہے حضرت رسول اکرمؐ رحمت العالمین ہیں۔ رحمت المسلمین یا رحمت الشیعہ یا رحمت السنی نہیں ہیں۔ اسلام میں تو اقلیتوں کے بہت حقوق ہیں کم از کم ہمیں اسلام کے طے شدہ حقوق کی پاسداری تو کرنی چاہیئے نا۔ اگر ہم ان کے حقوق کی پاسداری نہیں کرتے تو کیا یہ اسلامی احکام کی خلاف ورزی نہیں ہوگی؟ کیا اسلام کے کسی حکم کی خلاف ورزی کرنے والا مسلمان کہلا سکتا ہے! مولانا اسلم قریشی صاحب اب پولیس کی حفاظت میں ہیں۔ ان کی گمشدگی، پُراسرار برآمدگی کی کھلی عدالت میں سماعت ہونی چاہیئے تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی علیحدہ ہو سکے اور ان کی گمشدگی اور برآمدگی کے پیچھے جو ہاتھ کارفرما تھا یا تھے چاہے وہ موصوف خود ہی کیوں نہ ہوں انہیں عبرت ناک سزا دی جانی چاہیئے تاکہ مذہب اور فرقوں کی آڑ میں لیڈری چمکانے کی خواہش رکھنے والوں کی حوصلہ شکنی ہو سکے۔ لیکن اگر اس موقعہ پر انصاف کے تقاضے پورے نہ کئے گئے۔ یا پورے نہ کرنے دیئے گئے تو پھر ایسے واقعات روزمرہ کا معمول بن جائیں گے اور یہ راستہ صرف اور صرف وطن عزیز کی تباہی و بربادی کی طرف جاتا ہے ....!!!!

(بشکریہ ہفت روزہ تاجر اسلام آباد۔ پاکستان)

(آخری قسط)

قبولِ احمدیت میں ہماری داستان

از مکرم شیخ محمد احمد صاحب سلوجہ کانپور

سنہ ۱۹۷۹ء کا افسوسناک سانحہ

بھائی محمد مجید صاحب ہمارے ساتھ قوم کے مظالم برداشت کرتے بڑے صبر آزما حالات میں بچیوں کی تعلیم و تربیت کے محاذ پر ڈٹے رہے اور پھر لفضلہ تعالیٰ مسلسل ۶ برس تک صدارت کے فرائض ادا کرتے ہوئے سلسلہ کی حتی المقدور خدمت بجا لاتے رہے۔ اور مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہے اچانک ہارٹ اٹیک کے مرض میں مبتلا ہو کر سنہ ۱۹۷۹ء میں انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

اب میری تنہائی کا احساس بہت بڑھ گیا۔ پے در پے صدموں اور غموں نے سخت کمزور کر دیا۔ بیگانوں کا کیا غم اپنوں نے کمزور پا کر کہہ دیا یہ بگڑا بنگلور ہے انہیں کا نا پڑا ہے۔ بالفاظ کانوں میں پڑتی رہیں صدمہ پہنچاتی رہیں مگر صبر کے سوا چارہ کیا تھا۔ زندگی کے دن گنتے گنتے گزر گئے۔

سال سنہ ۱۹۸۳ء کی آمد و فضلِ الٰہی کا نزول

خاکسار بال بچوں کے ساتھ جلسہ پر حاضر ہوا۔

جلسے کا پہلا دن پہلا اجلاس چل رہا تھا خاکسار دفتر عارضی دعوۃ و تبلیغ پر تھا کہ اچانک خلاف توقع و وہم و گمان مخصوص گیٹ سے ایک صاحب شیروانی زیب تن کئے داخل ہوئے۔ پشت سے جسامت پر نگاہ پڑی احساس جاگا یہ تو برادرم حاجی محمد زاہد صاحب سلوجہ معلوم ہوتے ہیں! حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے پاس جا کر گھومے مڑے ہیں! یہ تو واقعی محمد زاہد صاحب ہی ہیں۔ یہ یہاں کہاں!۔ قریب گیا۔ میاں صاحب نہایت متانت سے مسکرائے میں حیرت میں پڑ گیا اُن سے بغلگیر ہوا۔ ذالک فضل اللہ۔

مزار مبارک پر حاضر ہو کر انہوں نے رسول اکرمؐ کا سلام عرض کیا اور لمبی دُعا کی۔

سال سنہ ۱۹۸۴ء فضلِ ربی میں اضافہ

کانپور کانفرنس سنہ ۸۴ء کے ہنگاموں طوفانِ مخالفت اپنوں کی فتنہ انگیزیوں سے نمٹ کر اغیار کی پُر سوزش اسکیموں کا توڑ کرنے کے لئے لکھنؤ گیا ہوا تھا۔ وہیں اپنی ہر دل عزیز محترمہ اندرا گاندھی پر گذری قیامت خیز خبر سُن کر پُر ملال لوٹا تھا کہ چھوٹی ہمشیرہ تشریف لائیں اور بہت ناموافق گھریلو حالات کے باوجود مُتر ہو گئیں کہ میرا بیعت فارم بھر دیں میں تصدیق دستخط کر کے داخلِ احمدیت ہوتی ہوں۔ دل خوشی سے اُچھل گیا کہ الٰہی برادر محمد زاہد کو بھی توفیق بیعت عطا فرما۔ اور بڑی ہمشیرہ کو بھی۔ تاکہ وہ درود شریف کی برکتیں ہم سب بھائی بہنوں کو ملیں جو والدین سے ہمیں روحانی وراثت کے طور پر ملی ہیں۔ اس میں ہماری کسی خوبی کا کوئی دخل نہیں۔ بلکہ محض درود شریف کی برکتیں ہیں۔ یہ مضمون سنہ ۸۷ء میں بدر میں شائع ہو چکا ہے۔

سال سنہ ۱۹۸۵ء اور خدا تعالیٰ کا فضل کریم

برادرم حاجی محمد زاہد صاحب سلوجہ نے بعد مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اقوال آئمہ سلف نشانات امام مہدی مفہوم خاتم النبیین از روئے قرآن پاک بیعت فارم پُر کر دیا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

اس طرح اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ہماری شمسی قوم کی ہر دنیوی تدبیر کو ایک زور آور حملے سے پاش پاش کر دیا۔ اور انہوں نے آغوش احمدیت میں آ جانے پر گویا پچھلی کسر پوری کرنا شروع کر دی۔

درجنوں اخبارات۔ ممد پاسٹر چیر سلسلہ۔ تبلیغی انفرادی لٹریچر۔ انفرادی تبلیغ کا سلسلہ شروع کر دیا۔ اور مالی قربانی کا بہترین نمونہ دکھایا۔ ان کی سرگرمیوں کا کچھ نتیجہ نکلنا تھا وہ دو طرح نکلا۔ اوّل اس طرح چند نفوس متعارف احمدیت ہوئے۔ کچھ نفوس نے بیعت میں عجلت کی۔ اور کچھ نے بیعت ترک کر کے استقامت دکھائی۔

دوسری یہ صورت بنی شمسی قوم ان کی جانب سے مشکوک ہو گئی۔ ان کے سسرال عزیز چوکنے ہو گئے۔ ان کی بیگم صاحبہ ان کی جاسوسی کرانے لگیں۔ آنے جانے ملنے جلنے پر روک ٹوک کرنے لگیں۔ مگر کھل کر ان کی اظہار حق نہ کرنے کی ادا شاید اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں آئی۔

سال سنہ ۱۹۸۶ء سانحہ قبرستان

۱۴ اگست کو بھائی محمد مجید صاحب سلوجہ کے داماد مکرم و محترم جناب منظور احمد صاحب سوز (جو صدر انجمن احمدیہ کے ممبر بھی رہتے تھے) بقضائے الٰہی کانپور میں وفات پا گئے۔ ان کے برادر خورد مسعود احمد صاحب سوز کے مشورہ سے لاش حسب معمول احباب جماعت (قبرستان تکیہ بھینگن شاہ) لے کر رات ۸ بجے پہنچے وہاں نگران قبرستان نے شہر قاضی کا فتویٰ کفر دکھا کر تدفین سے منع کیا قبر جو دن میں کھدوائی گئی تھی مٹی سے اسے پٹوا دیا۔

جماعت کے عہدیداران کے مشورہ سے متعلقہ تھانے روانہ کیا گیا۔ پولیس کی آمد تک وہاں مجمع کثیر اکٹھا ہو گیا بعد میں علم ہوا کہ یہ پلان شمسی برادری نے دن میں ہی مرتب کر لیا تھا اور دن میں ہی فتویٰ لکھوا لیا گیا تھا تاکہ مسلم عوام فتویٰ پر عمل کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ اس عوامی مجمع میں چند ہمارے اپنے پسندیدہ عناصر بھی موجود تھے۔

پولیس نے کس مصلحت سے کام لیا ہمیں علم نہیں بہر حال احباب پر انکشاف کیا گیا کہ میت دوسری جگہ دفن ہو گی بوجہ مجبوری ہم راضی ہوئے۔ افسوس عوام سے ڈر کر احباب جماعت میں سے چند وہ لوگ قبرستان سے بغیر میت دفن کئے بھاگ گئے جو اپنی احمدیت چھپاتے چلے آ رہے تھے۔

بہر حال تجویز کردہ جگہ دوسری قبر کھودنا جگہ پر موجود لوگ دفن کے لئے معترض ہونے لگے۔ پھر ان میں سے کسی نے تجویز کیا کہ قاضی شہر کو بلایا جاوے وہ جگہ تجویز کریں گے یہ تمام غیر انسانی سلوک پولیس تماشائی بنی دیکھ رہی تھی الغرض رات ۲ بجے قاضی صاحب کی بتائی جگہ مذکورہ قبرستان سے ۱۰۰ اسو گز دور نالے سرکاری کے قریب قبر تیار ہونا شروع ہوئی صبح چار بجے تدفین کی جا سکی۔

تمام رات ہم مظلوم احمدی اس سیکولر اسٹیٹ میں ملّاازم اور کٹر پنتھی مسلم بھائیوں کے ظلم کا شکار رہے کوئی ایسی گالی نہ تھی اور الفاظ غلیظ ایسا باقی نہ رکھا گیا جو ہم پر روا نہ رکھا گیا ہو۔ یہ تمام پلان بھی ہماری ہی شمسی قوم کا مرتب کردہ تھا کہ نگران قبرستان مشتاق احمد شمسی اس کارروائی میں پیش پیش تھے۔

صبح قبرستان سے واپسی پر ہم جونہی اپنے محلہ مکھنیاں بازار میں داخل ہوئے ایک معقول مجمع کو وہاں موجود پایا جو آمادہ فساد تھا اور جس نے نام بنام ہمیں غلیظ گالیوں سے نوازا اگر ہم صبر و تحمل سے کام نہ لیتے تو فساد قطعی تھا۔

اب شمسی قوم کی نگاہ میں برادرم محمد زاہد صاحب کی احمدیت آشکارہ ہو گئی اور وہ بھی کھل کر اظہار حقیقت پر اُتر آئے ہم خوش ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو وہ ادا پسند آئی ہو گی۔ اس ابتلاء کو ہم قطعی خدا تعالیٰ کا فضل تسلیم کرتے ہیں ہم سے منافق روحیں اُس نے علیحدہ کر دیں یا آشکارہ کر دیں۔ (لمبی داستان کے لئے میرا اشارہ ہے بس)

سلوجہ برادران قیمان لیڈر

دوسرے ہی روز محمد زاہد صاحب اپنے بزنس سنٹر پہنچ گئے اپنے اور بیگانے نرمی اور گرمی سے آمادہ مخالف رہے کہ قادیانیت سے تائب ہو کر قاضی شہر منظور احمد مظاہری سے معذرت چاہیں۔ کچھ وقفہ کے لئے ان پر خوف و دھمکیاں غالب آ گئیں جو ناپسندیدہ سماجی عناصر بلد الفاظ میں متواتر دیئے رہے تھے۔ پیر شہید

شور و غل لگ بھگ دو ہفتہ چلا اس پر طرہ یہ کہ جب وہ رات گھر آویں تو اہلیہ محترمہ حق سے پلٹ جانے پر انتہائی مصر رہیں۔ نیز مطالبہ عدم تسلیم پر گھر چھوڑ دینے کی دھمکیاں .... غرضیکہ دو ہفتہ کی کشمکش ہے بالآخر بیگم اپنے مائیکہ والوں کے پاس جا بیٹھیں۔ تا دم تحریر وہیں ہیں۔

میرا ورم عاجی محمد زاہد صاحب کا خوشہ استقامت

ان کی اہلیہ مائیکہ تشریف لے گئی ہیں۔ ان کی بیاہی اکلوتی بیٹی کو باپ سے ملنے سے روک دیا گیا ہے۔ ان کی نواسی شیر خوار کی کچھ خیر خبر نہیں دی۔ ان کے اکلوتے صاحبزادہ سے ماں اس بنا پر ناراض ہیں کہ باپ کا ساتھ کیوں دیا۔ اب ظاہر ہے کہ گھر اُجڑ نے پر خانگی تکالیف کس قدر ہوں گی جن سے وہ دوچار ہیں۔ مگر خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ان کے ارادوں عزائم میں ذرہ برابر لغزش نہیں۔ خاکسار پھر ایک مرتبہ اس ذہنی کوفت کا شکار بنایا جا رہا ہے کہ ذریعہ وہ شیطان ہے جو یہ دینداری منگلور سے لایا (نعوذ باللہ) اور تمام فساد اور گھروں کو اجاڑنے کا باعث ہے گا۔

سال ۱۹۸۷ء تکمیل لُب لُباب

مضمون ....

خدا تعالیٰ کا بے حساب شکر ادا کرتا ہوں کہ اس سال اُس نے اپنے فضل وکرم کی بارش کر دی جب برادر محمد زاہد صاحب نے اپنے اکلوتے فرزند عزیز محمد شعیب سلوجہ (B.A) کو محسوس کرایا کہ مامون خالد کا سلوک دیکھو اور قوم کا وہ نمونہ دیکھیں جو کفار مکہ نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے انتقال پر روا رکھا تھا کہ ام المومنین کو خود ان کے آبائی قبرستان میں دفن نہیں ہونے دیا تھا۔ ہم تو کلمہ شہادت پڑھ پڑھ کر تمہارے ماں کو یقین دلا رہے ہیں کہ الحمد للہ ہم پکے اور سچے مسلمان ہیں۔ مگر ہم سے اس سے قسم پر وہ راضی نہیں کہ ہم مامور وقت کی شان اقدس میں گستاخی کریں (نعوذ باللہ) تب وہ ہم کو مسلمان گردانیں گے۔

آہستہ آہستہ ہر بات صاحبزادہ کے ذہن نشین ہوتی رہی۔ مشاہدہ اُن کی رہنمائی کرتا رہا۔ سلوک اُن کو اور حسن سلوک اُن کو متاثر کرتا رہا بالآخر اللہ تعالیٰ کی بخشی ہوئی توفیق سے انہوں نے بیعت احمدیت اختیار کر لی۔ ذالک فضل اللہ۔

اسی سال میری بڑی ہمشیرہ نے جلسہ سالانہ میں شمولیت پر اپنا بیعت فارم پُر کر کے ہمارے خاندان کے لئے تصدیق مہر لگا دی کہ ہم کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجے گئے درود کے نتیجہ میں یہ نعمت عظمیٰ ملی ہے نہ کہ کسی ذاتی خوبی پر۔

نوٹ :— ہمارے بھائی محمد سعید صاحب سلوجہ شمسی قوم کی روش سے نالاں ہو کر اور اپنی کاروباری مصالحہ کی بنا پر ابتداء میں ہی صوبہ مہاراشٹر میں مستقل جا آباد ہوئے تھے شہر اورنگ آباد ان کی قیام گاہ ہے۔

اذکروا موتٰکم بالخیر

ہماری جماعت کے ایک مخلص نوجوان محترم غلام محی الدین صاحب ڈار مرحوم جنہوں نے ایک سال قبل بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت کی تھی۔ مرحوم میں جذبہ تبلیغ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ مورخہ ۲۵ر اگست بوقت شام موصوف کو دل کا عارضہ لاحق ہوا اور صبح مورخہ ۲۶ر اگست بوقت ۶ بجے صبح اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ شریف الطبع ملنسار کم گفتار اور خوش اخلاق تھے۔ مرحوم کا جنازہ محترم مولوی محمد مقبول صاحب نے اُسی دن دوپہر دو بجے پڑھایا۔ مرحوم کے جنازے میں کثیر تعداد میں غیر از جماعت افراد نے بھی شرکت کی۔ مرحوم نے ایک بیوہ تین لڑکے اور ایک لڑکی اپنا یادگار چھوڑے ہیں۔ دعا کریں کہ

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مقامی قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی قادیان نے امسال اپنا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۵، ۲۶ر ۲۷ر اگست منعقد کیا۔ پروگرام طبع کروا کر تقسیم کیا گیا۔ رپورٹ تحریر خدمت ہے۔

علمی مقابلہ جات میں مقابلہ حسن قرأت نظم خوانی تقاریر بیت بازی اور محفل سوال و جواب ہوئے۔

ورزشی مقابلہ جات میں مقابلہ فٹ بال، کرکٹ میچ دوڑیں، ہائی جمپ، لانگ جمپ، ہائی جمپ، نشانہ غلیل اور جیولنگ تھرو۔ مقابلہ کبڈی اور والی بال شو میچ تھے۔

مورخہ ۲۷ر ۸ بروز ہفتہ بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں مکرم ملک صلاح الدین صاحب قائمقام امیر مقامی نے خدام و اطفال کے مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن لینے والے خدام و اطفال میں انعامات تقسیم کئے۔

اس موقعہ پر دو نظمیں حالات جدیدہ پر اور ایک مزاحیہ نظم سنائی گئی سامعین محظوظ ہوئے اور اس طرح یہ اجتماع بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

دعائے مغفرت

مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب مبلغ سلسلہ تحریر فرماتے ہیں کہ محترم علی احمد صاحب آف کیرنگ بعمر ۷۵ سال اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا۔ اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

مرحوم خلیق ملنسار منکسر المزاج پابند صوم وصلوٰۃ تھے۔ مرحوم خدمت دین کا بہت جذبہ اپنے اندر رکھتے تھے۔ اور تادم مرگ اپنی اولاد کو جماعت کے ساتھ ہمیشہ وابستہ رہنے کی تاکید کرتے رہتے۔ آپ کیرنگ کے حلقہ محمود آباد میں صدر جماعت اور امین کے فرائض بھی سر انجام دینے کی توفیق پاتے رہے۔ مرحوم مرکز کا نمائندگان مبلغین کرام اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ عقیدت و محبت رکھتے تھے۔ مرحوم موصی بھی تھیں خدمت کرتے تھے۔ کافی دنوں سے فریش تھے۔

مورخہ ۲۲/۸/۸۸ کو ٹھیک نو بج کر تیس منٹ پر مولائے حقیقی سے جا ملے اور آپ کی تدفین جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائنز کے قبرستان میں عمل میں آئی۔ مرحوم اپنے پیچھے ایک سوگوار بیوہ کے علاوہ تین لڑکے تین لڑکیاں چھوڑ گئے۔ جو سب کے سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ مرحوم کے ایک لڑکے مکرم شکیل احمد صاحب کو کئی سال سے جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائنز میں سیکرٹری مال اور معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے اور جنت الفردوس میں آپ کا ٹھکانہ ہو اور پسماندگان کا حامی و ناصر ہو اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(ادارہ)

..... اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ان کے بچوں کو نیک کار بنائے اور حافظ و ناصر ہو۔

خاکسار۔ مبارک احمد ڈار

سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ شورت کشمیر

مرکز احمدیت قادیان میں ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات

مرکز احمدیت قادیان میں ذیلی تنظیموں کے اجتماعات درج ذیل تاریخوں میں منعقد ہو رہے ہیں:-

* اجتماع انصار اللہ ۱۹، ۲۰ اکتوبر ۱۹۸۸ء
* اجتماع خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ ۲۱، ۲۲، ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۸ء
* اجتماع لجنہ اماء اللہ مع ناصرات الاحمدیہ ۲۱، ۲۲، ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۸ء

احباب جماعت انصار ـ خدام ـ اطفال و لجنات اماء اللہ ناصرات الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ مذکورہ تاریخوں میں ان اجتماعات میں شمولیت فرما کر دینی و روحانی پروگراموں سے مستفید ہوں۔

(ادارہ)

ضروری اعلان

ہندوستان کی علاقائی زبانوں میں اشاعت کتب کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ خصوصی ارشاد فرمایا ہے کہ جب بھی کوئی کتاب شائع کریں۔ تو اس کے آخر میں انگریزی میں خلاصہ دیا کریں۔ چنانچہ اخبار بدر ۱۷ اپریل ۱۹۸۶ء میں یہ اعلان کرتے ہوئے تمام عہدیداران جماعت و مبلغین کو ہدایت کی گئی تھی کہ جب بھی وہ کوئی کتاب اردو ـ انگریزی کے علاوہ کسی دوسری علاقائی زبان میں شائع کریں تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس تاکیدی ارشاد کو ملحوظ رکھتے ہوئے کتاب کے آخری صفحہ پر انگریزی میں مندرجہ ذیل باتیں ضرور تحریر کیا کریں۔ کتاب کا نام۔ مصنف کا نام۔ اس کتاب میں جو مضمون بیان ہوا ہو اس کا خلاصہ انگریزی زبان میں ضرور دیں۔

اب لندن سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد موصول ہوا ہے کہ

باوجود اس ہدایت کی بار بار تاکید کے کہ انگلش کے علاوہ جس کسی زبان میں بھی کوئی کتاب شائع ہو اس کتاب کے آخر صفحہ پر انگلش میں اس کتاب کا نام مصنف کا نام اور مختصر تعارف دیا جائے۔ لیکن انڈیا میں اس ہدایت کی پابندی نہیں ہو رہی۔ کچھ دن قبل ایک کتاب انڈیا سے ملی ہے۔ جو پتہ نہیں چلتا کہ کیا ہے۔

لہذا جملہ جماعتوں و مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ آئندہ علاقائی زبانوں میں شائع ہونے والے لٹریچر کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس ہدایت کی پابندی کریں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

درخواست دعا

مکرم غلام احمد صاحب غنید سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بھوبنیشور (اڑیسہ) کے بڑے بیٹے عزیزم مکرم ڈاکٹر نسیم احمد صاحب نصرت جہاں سکیم کے تحت مغربی افریقہ میں طبی خدمات بجا لانے کی غرض سے مورخہ ۲ ۸۸ کو براستہ لندن فری ٹاؤن کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ عزیز موصوف کی صحت و سلامتی نیز پیش از پیش مقبول خدمات سلسلہ کی توفیق پانے اور ان کی تقرری کو سلسلہ و خاندان کے لئے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے قارئین سے دردمندانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

جلسہ اظہار تشکر

لندن سے آمدہ ایک ہدایت کے مطابق مورخہ ۲۸ اگست ۱۹۸۸ء شام کے پانچ بجے احمدیہ مسلم مشن ہال میں زیر صدارت مکرم خلیل احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ مدراس مکرم حافظ خواجہ محی الدین صاحب کی تلاوت کے ساتھ ایک جلسہ اظہار تشکر منعقد کیا گیا۔ مکرم ناصر احمد صاحب (رادریوی) نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نہایت ایمان افروز منظوم کلام پیش کیا۔ مکرم صاحب صدر نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے کہا کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام ائمۃ المکذبین والمکفرین کو مباہلہ کا چیلنج دیتے ہوئے خاص طور پر صدر پاکستان (سابق) جنرل ضیاء الحق کو مخاطب کرکے فرمایا تھا کہ وہ اگر اب بھی احمدیوں کے خلاف ظلم و ستم کی کاروائیاں ختم نہ کریں تو وہ ایک سال کے اندر اندر قہر الٰہی کا شکار ہو جائیں گے۔ چونکہ انہوں نے اس دعوت کو قبول نہیں کیا اور نہ ہی ظلم و تعدی سے باز آئے اس وجہ سے وہ قہر الٰہی کے شکار ہو گئے۔ خدا تعالیٰ کی اس نشان نمائی پر اظہار تشکر کی خاطر یہ جلسہ منعقد کیا جا رہا ہے۔ ورنہ ہمارا ہرگز یہ مقصد نہیں ہے کہ کسی کے مرنے پر خوشیاں منائیں۔

اس جلسہ کی پہلی تقریر عزیزم شبیر احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ کی انگریزی میں ہوئی۔ انہوں نے اس عظیم نشان کو خدا تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت اور احمدیت کی صداقت کے طور پر پیش کیا۔ دوسری تقریر تامل زبان میں مکرم بشارت احمد صاحب کی ہوئی۔ آپ نے جماعت احمدیہ کی تاریخ کے چیدہ چیدہ واقعات بیان کرکے احمدیت کے دشمنوں اور مخالفوں کی ناکامی اور پسپائی کا بہترین انداز میں ذکر کیا۔ تیسری تقریر اردو زبان میں مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان کی ہوئی۔ آپ نے پاکستان کے احمدیوں پر ضیاء الحق اور اُن کی حکومت کی طرف سے ظلم و ستم کے جو پہاڑ ڈھائے گئے تھے اس کی نہایت دردناک اور تکلیف دہ داستان سنا کر بتایا کہ ان تمام سیاہ کرتوتوں کی سزا خدا تعالیٰ نے نہایت عبرتناک طور پر انہیں دی ہے۔

اس جلسہ کی آخری تقریر خاکسار کی پہلے تامل میں اور بعد میں اردو زبان میں ہوئی۔ خاکسار نے ضیاء الحق پر نازل ہوئے اس عذاب الٰہی کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کئی خطبات میں سے اقتباس پڑھ کر سنایا۔ خاکسار نے بتایا کہ خدا تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً بتایا تھا یأتی علیک زمن کمثل زمن موسیٰ کہ آپ (کی جماعت) پر حضرت موسیٰ کے زمانہ کی طرح کا زمانہ آنے والا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک خطبہ میں اس زمانہ کو حضرت موسیٰؑ کے زمانہ کے ساتھ تشبیہ دیتے ہوئے بتایا کہ کئی ایک فرعونی صفت والے میرے خلاف تدبیریں کر رہے ہیں۔ جب ضیاء الحق کی ہلاکت سامنے آئی تو یہ دیکھ کر حیرانی ہو رہی کہ انہیں اپنے آخری لمحہ میں کلمہ بھی نصیب نہیں ہوا ہوگا اس طرح اچانک اُن کا خاتمہ ہوا تھا۔

فرعون کو سمندر کی انتہائی گہرائی میں اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ کہہ کر اقرار ایمان کی توفیق ملی تھی جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ فرما کر اُس کے جسم کی حفاظت کا وعدہ فرمایا تھا۔ چنانچہ آج بھی فرعون کی لاش صحیح سلامت مصر کے میوزیم میں محفوظ ہے۔ لیکن اس کے بالمقابل ضیاء الحق کے جسم کے چیتھڑے اڑ گئے اور جسم کے ٹکڑے ہو کر بکھر گئے۔ اس طرح خدا تعالیٰ نے احمدیت کی صداقت کا عظیم الشان نشان دنیا کو دکھایا۔ آخر میں خاکسار نے اجتماعی دعا کرائی۔ اس کے بعد تمام حاضرین کی مٹھائی بسکٹ اور لوازمات سے تواضع کی گئی۔ مغرب و عشاء کی نمازوں کے بعد دو رکعت شکرانہ کی نماز ادا کی گئی۔ اس جلسہ میں تمام احمدی مرد ـ عورتیں اور بچے کثرت سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ نیز بہت سارے غیر احمدی احباب نے بھی شرکت کی تھی۔

حضور انور کے مباہلہ کا تامل میں ترجمہ ہو کر رسالہ راہ امن میں شائع ہو گیا ہے یہ رسالہ امل ناڈو کے ۱۵۰ اخبارات کو بذریعہ ڈاک روانہ کر دیا گیا ہے۔

خاکسار ـ مبلغ انچارج مدراس۔

شاہراہِ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

گرلاپلی (آندھرا) میں مخالف علماء کا میدانِ مناظرہ میں اُترنے سے انکار

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس فاضل انچارج مبلغ آندھرا:۔

آندھرا پردیش کے کثیر الاشاعت تلگو روزنامہ "ایناڈو" مؤرخہ ۱۷ اگست میں ایس۔ پی صاحب کی طرف سے یہ خبر شائع ہوئی کہ احمدیوں کو گرلاپلی میں ستایا جا رہا ہے۔ اور آج ان کا مناظرہ حریف مخالف سے ہے۔"

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ مؤرخہ ۱۸ اگست کو تین افراد پر مشتمل وفد گرلاپلی سے جو حیدرآباد سے ۱۸۰ کلومیٹر دور واقع ہے، حیدرآباد پہنچا۔ وہاں پر آٹھ گھر نومبائعین کے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ہمیں مخالفین کی طرف سے بہت تنگ کیا جا رہا ہے۔ عبد السلام صاحب احمدی کی بچی کو زبردستی طلاق دلا دی گئی اور اس لڑکے کی غیر احمدی بچی سے شادی کر دی گئی۔ نیز پانی لینے کے لئے پریشان کیا جا رہا ہے اور سوشل بائیکاٹ کی کیفیت طاری کر دی گئی ہے اور مجبور کر کے سرپنچ کے پاس دو صد روپے ایڈوانس جمع کروا لئے گئے ہیں کہ ۲۱ اگست کو اپنے علماء کو مناظرہ کے لئے لاؤ۔ اگر تم لوگ سچے ثابت ہوئے تو یہ رقم واپس کر دی جائے گی ورنہ تین سو روپے اور آپ کو ہارنے کے دینے ہوں گے اور اسی زررقم فریق مخالف ماضی سرپنچ شیخ حسین صاحب کا دربار نے جمع کروا دی۔

اس کیفیت کی اطلاع پہنچنے کے بعد فوری طور پر محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ آندھرا پردیش سے مشورہ کیا گیا اور ایک وفد خاکسار کے ہمراہ مکرم سید ابرار احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد۔ مکرم شکیل احمد صاحب نائب قائد اور مکرم داعف احمد صاحب انصاری نائب قائد علاقائی، انسپکٹر جنرل پولیس سٹر اے پی راجن سے ملا اور پوری تفصیل بتائی جو آپ نے نہایت ہمدردی سے سنی۔ اور آپ نے جماعت احمدیہ کے عقائد اور تعلیمات دریافت کیں۔ جس کا آدھ گھنٹہ تک تفصیلی جواب دیا گیا اور آپ اس سے کافی متاثر ہوئے۔ ان سے درخواست کی گئی کہ اب ہم آپ سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ ہم نے مناظرہ تو ہر صورت میں کرنا ہے لیکن پولیس کا مکمل انتظام کر دیا جائے۔ چنانچہ ۲۰ اگست کو ایک وفد آٹھ افراد پر مشتمل پہلے بھجوا دیا گیا۔ انہوں نے بطریق احسن جملہ امور سر انجام دیئے۔ اور قرب و جوار کی جماعتوں کو بھی وفود بھجوانے کی تلقین کر دی گئی۔ اور حیدرآباد سے وفد لے جانے کی تیاری کی گئی۔ لنگر خانہ کا انتظام کرنے کے لئے مکرم سید شجاعت حسین صاحب ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے بہت ہمت سے اس شعبہ کے جملہ امور کو انجام دیا۔

چھ جیپ کاروں کا انتظام محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت، مکرم سیٹھ محمد ظہیر الدین صاحب۔ مکرم سیٹھ محمد نصیر الدین صاحب اور مکرم سیٹھ محمد ضیاء الدین صاحب نے کیا۔ ایک جیپ کا مکرم سیٹھ ظہیر الدین صاحب سکندرآباد نے کیا۔ اور سکندرآباد کا ایک وفد خدام کا بھی نکلا۔ ایک وفد چنتہ کنٹہ سے دس افراد پر مشتمل بذریعہ جیپ نکلا جس کا انتظام مکرم سیٹھ محمد سہیل صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ چنتہ کنٹہ نے کیا۔ ایک جیپ نومبائع محمد باشا صاحب صدر جماعت پالاکرتی نے کیا۔ الحمد للہ۔

یہاں یہ ذکر بھی خالی از مصلحت نہ ہوگا کہ محمد باشا صاحب نومبائع صدر جماعت احمدیہ پالاکرتی کو جب گرلاپلی کے احباب نے بتایا کہ ۲۰۰/ روپیہ" مناظرہ کے لئے ایڈوانس رکھے گئے ہیں تو موصوف کہنے لگے کہ ۲۰۰/ روپے کیوں رکھے۔ دس ہزار روپے رکھنے چاہئیے تھے۔ مجھ سے یہ رقم لے جاتے۔ کیا ابھی احمدیت کی صداقت کے بارے میں کوئی شک رہ گیا ہے۔ ان کے سب سے بڑے مناظر مولانا اسمٰعیل صاحب کو تو کلکنور میں احمدی نوجوان مبلغین نے ہرا دیا ہے۔ اس طرح نو جیپ کاروں پر مختلف علاقوں سے وفود ۲۰ اگست کی رات سے پہنچنے شروع ہو گئے۔ اور تمرپلی سے نومبائعین نوجوانوں کا سائیکلوں پر وفد پہنچ گیا اور یہ نوجوان جان پر کھیلنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت دے۔

میری یہ خوش نصیبی ہے کہ حضور پرنور سے بذریعہ ٹیلیفون لندن سے بات ہوئی۔ پہلے مناظرہ کی روئیداد سنائی۔ حضور کی دعائیں لیں اور انہیں دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے گرلاپلی میں ہونے والے مناظرہ کی فتح کی داغ بیل ڈال دی۔ تفصیل سے بذریعہ خط حضور کو بھی نئے واقعہ کی اطلاع کی گئی۔ اور حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ محترمہ بیگم صاحبہ و محترمہ صاحبزادی امۃ الکریم کو کب صاحبہ مع بچگان حیدرآباد میں موجود تھے۔ آپ سے مکمل راہنمائی حاصل کی گئی اور آپ نے از راہِ شفقت محترم امیر صاحب حیدرآباد۔ محترم نائب امیر صاحب حیدرآباد اور خاکسار کو دو دو گھنٹے ملاقات کا موقع عنایت فرمایا۔ اور آپ کی راہنمائی میں جملہ امور کی تفصیل بتا کر منظوری حاصل کی جاتی رہی۔

خاکسار مناظرہ پر جانے سے پہلے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کو پوری پوزیشن اور نقطۂ نظر دیکھ کر ضروری راہنمائی حاصل کرنے حاضر ہوا تو آپ محترم نے محترم سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب احمدی کی کوٹھی پر الوداع کہا نہایت رقت سے فرمایا: اور خاکسار کو بہت دعائیں دیں اور محبت سے دعائیں کرتے ہوئے مناظرہ کرنے کی تلقین فرمائی۔ ان دعاؤں کا اثر کچھ ایسا ثابت ہوا کہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بے پناہ عقیدت تو تھی ہی اس میں اور اضافہ ہو گیا۔ الحمد للہ۔

ہمارا قافلہ ۲۱ اگست کو محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ کی زیرِ قیادت برسات کے موسم میں رات کے دس بجے مقام مناظرہ پر پہنچا۔ راستے نہایت خراب تھے۔ صبح دس بجے افراد جماعت احمدیہ مناظرہ کے اسٹیج پر پہنچ گئے۔ ہم لاؤڈ سپیکر ہمراہ لے گئے تھے اور جنریٹر کا بھی انتظام ساتھ تھا۔ مخالفین کے چار علماء اور بعض غیر احمدی آفیسر بھی گرلاپلی پہنچ چکے تھے۔ محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ کی زیرِ صدارت ہم نے پہلے جلسہ کیا۔ تلاوت قرآن مجید حافظ و قاری عبد القیوم صاحب نومبائع نے کی۔ بعدہٗ مکرم عبد الرؤف صاحب عاجز نے تعارفی تقریر کی جس میں جماعت احمدیہ کے عقائد کو تفصیل سے بتایا اور گرلاپلی آنے کی غرض و غایت بیان کی۔ ازاں بعد خاکسار نے ڈیڑھ گھنٹہ تک جماعت احمدیہ کی پُرامن تعلیمات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور آج جماعت احمدیہ پر ہو رہے مظالم کا ذکر کیا اور غیر مسلم اقوام کے ساتھ اسلامی تعلیمات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ نیز کلکنور میں ہونے والے مناظرہ کا بھی تفصیل سے ذکر کیا۔ اس موقع پر تین ایس۔ آئی پولیس اپنی پوری گارد کے ساتھ مقام مناظرہ پر پہنچ چکے تھے۔ کیونکہ اس علاقہ میں پہلے بھی مخالفین نے اور محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب کو بعض مقامات پر دعوت مباحثہ دے کر ہمارے پیچھے غنڈے لگا دیئے تھے۔ اور بعض دفعہ ہم دونوں کو پولیس سیکورٹی میں رہنا پڑا۔ لہٰذا حفظ ماتقدم پولیس کا انتظام کرنا نہایت ضروری تھا۔ تاکہ پُرامن طریق سے حقائق کو پیش کیا جا سکے۔ لیکن افسوس ہے کہ مخالفین نے مناظرہ کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ کہ ہم ان لوگوں سے مناظرہ نہیں کر سکتے اور یہ بھی کہتے ہوئے سُنا گیا کہ آج جیسی ذلّت ہم نے کبھی بھی نہیں دیکھی تھی۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔

خاکسار نے شیخ سلیم صاحب S.I سے درخواست کی کہ دیکھیں اس علاقہ میں ہمارے متعلق علماء بہت ہی غلط فہمیاں پھیلا رہے ہیں۔ لہٰذا آپ انہیں تیار کریں کہ مناظرہ ہو جائے تو حقیقت کھل کر سامنے آ جائے گی۔ اور آپ لوگوں کو بھی سمجھنے میں آسانی ہو گی۔ لیکن انہوں نے کہا کہ علماء مان ہی نہیں رہے اور ۲۰۰/ روپے بھی واپس کر دیئے۔ خاکسار نے کہا کہ پھر جو ہمارا خرچ ہوا ہے۔ آج ایک سو احمدی یہاں آئے ہیں۔ وہ ان کے چیلنج کی وجہ سے ہے وہ مخالف سے دلوایا جائے۔ جس پر پولیس افسر شیخ سلیم صاحب نے کہا کہ ان کی غلطی معاف کر دی جائے۔ جب وہ کسی طرح بھی نہ مانے تو محترم امیر صاحب حیدرآباد کے ارشاد پر خاکسار نے اختتامی تقریر کی جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم الشان چیلنج اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا

مباہلہ کا چیلنج پیش کیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے جو نشان ضیاء الحق کی موت سے ظاہر کیا ہے اُس کو تفصیل سے بیان کیا اور علماء کو للکارا گیا کہ اگر مناظرہ کی ہمت نہیں تو مباہلہ کے لئے تیار ہو جاؤ۔ آج آپ لوگوں کے لئے کوئی جائے مفر نہیں۔ مباہلہ قبول کرو اور پھر خدا تعالیٰ کے نشان کو اپنے گھروں اور اپنے شہروں میں دیکھو۔

خدام جذبات میں آکر بار بار ہنڈال میں اسلامی نعرے لگاتے رہے۔ اس موقع پر سینکڑوں غیر مسلم لوگ ہماری تقاریر سن رہے تھے۔ اور کہہ رہے تھے کہ اصل اسلام جو امن کی دعوت دیتا ہے وہ تمہارے پاس ہے۔ تلگو ترجمہ مکرم عبد الرؤف صاحب عاجز کر رہے تھے۔ آخر میں پولیس اور مقامی سرپنچ اور سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ کثیر تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا۔ غیر مسلم لوگ بھی غیر احمدیوں پر ناراض تھے کہ یہ لوگ فتنہ پیدا کرتے ہیں۔ یہ واقعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے عظیم الشان مباہلہ کے چیلنج کا ایک پھل ہے جس کو آندھرا پردیش کے احمدیوں نے دیکھا۔ جس سے ایمانوں میں تقویت پیدا ہوئی۔ کہ مخالف خود جد و جہد کر کے مناظرہ کی خواہش کرے اور پھر اس پر ہیبت طاری ہو گئی۔ اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ پورا ہوا۔ الحمد للہ

الوداعی دعا کی گئی۔ نو مبائعین کے تحفظ کے انتظامات کئے گئے۔ جس قدر خدام اس مقام پر سفر کی صعوبتوں کو برداشت کرتے ہوئے پہنچے! اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور ان کے نیک اثرات مرتب فرمائے۔ اور سعید روحوں کو خدا تعالیٰ احمدیت میں داخل کرے۔ آمین نیز جملہ بزرگان و معاونین کا شکریہ۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنے بیش از بیش انعامات سے نوازے آمین ○

وہ گھڑی آتی ہے جب عیسیٰ پکاریں گے مجھے
اب تو تھوڑے سے رہ گئے دجال کہلانے کے دن

٭ دیوگھر بہار میں تبلیغی سرگرمیاں

(از مکرم سید عبد الباقی صاحب دیوگھر)

جب سے ہندوؤں کے اس مشہور مذہبی شہر دیوگھر میں خاکسار کی پوسٹنگ ہوئی ہے تب سے یہاں کے ہندوؤں اور مسلمانوں کو عموماً اور ہندوستان کے مختلف شہروں سے آئے اعلیٰ عہدوں پر فائز شخصیتوں کو خصوصاً اسلام و احمدیت سے متعلق تبلیغ کرنے اور جماعتی لٹریچر اور قرآن کریم کا روحانی تحفہ پیش کرنے کا موقع ملتا رہا ہے۔ اسی سلسلہ میں پچھلے ایک مہینہ کے دوران جب کہ یہاں ساون مہینہ کا میلہ لگا ہوا ہے اور ہندوستان کے مختلف علاقوں سے ہزاروں افراد بابا بیجناتھ کی پوجا کی غرض سے روزانہ آتے رہتے ہیں الٰہ آباد ہائیکورٹ کے معزز تمآب جج ڈاکٹر آر۔ آر۔ مشرا، کلکتہ ہائی کورٹ کے عزت مآب دو ججز بی۔ پی۔ بنرجی اور ایس۔ کے ہزاری اور پٹنہ ہائیکورٹ کے عزت مآب دو ججز بی۔ پی۔ سنگھ اور کے۔ بی۔ سنگھ صاحب بھی پوجا کی غرض سے مع اہل و عیال تشریف لائے۔ ایسے معزز مہمانوں کے قیام و طعام وغیرہ کا انتظام اور انہیں مختلف مذہبی مقامات کی سیر کرانے کی ذمہ داری بھی خاکسار پر ہی ہے۔ چنانچہ اسی دوران ان معزز ججز سے مذہبی امور پر گفتگو کا موقع محض اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں سے ملتا رہتا ہے۔

۱۰/۸/۸۸ کو پٹنہ ہائی کورٹ کے معزز جسٹس بی۔ پی۔ سنگھ صاحب یہاں پوجا کی غرض سے اپنی فیملی کے ساتھ تشریف لائے۔ چنانچہ موقع پاکر انہیں اسلام و احمدیت سے متعلق بتایا اور قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ۔ اسلامی اصول کی فلاسفی (انگریزی) حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ (انگریزی)۔ احمدیت کا پیغام اور دیگر بہت سا انگریزی اور ہندی کا اہم لٹریچر کا تحفہ انہیں پیش کیا۔ جسے انہوں نے بہت احترام کے ساتھ قبول کیا۔ اور دلی شکریہ ادا کیا۔ اور وعدہ فرمایا کہ وہ ان کتابوں کا ضرور مطالعہ کریں گے۔

اسی طرح ۱۳/۸/۸۸ کو کلکتہ ہائی کورٹ کے معززین دو ججز بی۔ پی۔ بنرجی اور ایس کے ہزاری صاحب تشریف لائے۔ ۱۵/۸/۸۸ کی رات قریباً پونے تین بجے ان دونوں ججز کو ان کی فیملی کے ساتھ بابا بیجناتھ کے مندر میں پوجا کرنے لے جانا پڑا۔ چنانچہ وہ لوگ جب تک مندر میں پوجا کرتے رہے، خاکسار مندر کے دفتر میں کرسی پر بیٹھ کر حمد و ثنا کے ساتھ ساتھ درود پڑھتا رہا اور پھر چار رکعت نوافل ادا کیا اور بہت دعائیں کرتا رہا کہ اللہ تعالیٰ اس شرک کا جو انتہاء کو پہنچا ہوا ہے خاتمہ کر دے اور جس جذبے کے تحت یہاں اتنی کثرت سے لوگ آتے ہیں اور پتھر کے ٹکڑے پر سر ٹیکتے ہیں۔ اے خدا تو ان کے دلوں کو بدل دے اور ان کی ہدایت کے سامان فرما دے۔ اور ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ پیشگوئی فرمائی ہے کہ "ہندو بھی ہندی میں خود پجاری اپنے ہاتھوں سے بتوں کو توڑ دیں گے" اسے جلد پورا فرما۔ اور میری یہاں دیوگھر میں پوسٹنگ کا مذہبی نقطۂ نگاہ سے کوئی بہتر نتیجہ نکال اور ان مشرکوں کے شہر میں اللہ تعالیٰ اپنا نام لینے والوں اور عبادت کرنے والوں کی ایک جماعت قائم کر دے۔ آمین۔ بہرحال مندر سے لوٹنے کے بعد صبح کی نماز بہت خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کی۔ پھر ۱۳/۹/۸۸ کی شام الٰہ آباد (یوپی) ہائیکورٹ کے عزت مآب جج ڈاکٹر آر۔ آر۔ مشرا صاحب اور ان کی فیملی کا استقبال کیا۔ جب کلکتہ اور الٰہ آباد کے ان تینوں ججز کی رات میں ایک دوسرے سے باتیں ہوئیں تو تینوں احباب نے ۱۴/۱۵/۹/۸۸ کی شب پھر پونے تین بجے بابا بیجناتھ کے مندر میں پوجا کا پروگرام بنایا۔ دو بجے شب جب میں نماز تہجد ادا کر رہا تھا تو میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ ان ججز کو پُر زور تبلیغ کی جائے اور قرآن کریم اور اسلام و احمدیت سے متعلق لٹریچرز کا روحانی تحفہ پیش کیا جائے۔ چنانچہ اڑھائی بجے کے قریب جب خاکسار ان ججز کو مندر لے کر جا رہا تھا تو انہیں احمدیت سے متعلق بتایا اور اس کی صداقت کے بعض نشانوں کا مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مضمون "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا ذکر کرتے ہوئے لاہور میں جلسہ مذاہب اعظم اور اس مضمون کے بالا رہنے پر روشنی ڈالی۔ اور پھر ان کتابوں کو انہیں پیش کرنے کا وعدہ کیا۔ اس روز بھی جب تک یہ لوگ مندر میں پوجا کرتے رہے خاکسار دفتر میں بیٹھ کر درود شریف پڑھتا رہا اور درد دل سے وہاں سر ٹیکنے والوں کے لئے کہ وہ اپنے خالق حقیقی کے حضور سر جھکانے والے ہو جائیں، بہت دعائیں کرتا رہا۔ وہاں سے لوٹنے کے بعد خاکسار نے باری باری ان تینوں ججز کو ان کی قیامگاہوں پر جاکر قرآن کریم اور اسلام و احمدیت سے متعلق جماعت کا لٹریچر جیسے اسلامی اصول کی فلاسفی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور احمدیت کا پیغام (انگریزی) اور درتمان یگ کا اوتار (ہندی) وغیرہ کا روحانی تحفہ پیش کیا جسے انہوں نے بہت احترام کے ساتھ قبول کیا اور دلی شکریہ ادا کیا اور سبھی کتابوں کے پڑھنے کا وعدہ کیا۔

اسی طرح ۱۹/۸/۸۸ کی شام اپنی کار سے فیملی کے ساتھ پٹنہ ہائیکورٹ کے جج عزت مآب کے۔ بی۔ سنگھ صاحب دیوگھر تشریف لائے۔ جبکہ دو دن پہلے ہمارے پیارے آقا و امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مباہلہ کے چیلنج کا دوسرا نتیجہ اور جماعت احمدیہ کی صداقت کا ایک "زندہ قہری نشان" ۱۷/۸/۸۸ کو ظاہر ہو چکا تھا۔ چنانچہ جب خاکسار ۲۰/۸/۸۸ کی رات دو بجے نماز تہجد ادا کر کے بہت دعاؤں کے بعد قریباً تین بجے عزت مآب جج کو لیکر مندر کی طرف ان کے ساتھ کار پر بیٹھ کر جا رہا تھا تو موقع پاکر ان کو پندرہ منٹ تک ۱۷/۸/۸۸ کے "زندہ نشان" کا حوالہ دیتے ہوئے پُر زور اسلام و احمدیت کی تبلیغ کی جس کا ان پر بہت زیادہ اثر ہوا۔ پھر بابا بیجناتھ کے مندر میں جب وہ پوجا کرتے رہے میں بہت دعائیں کرتا رہا، درود شریف پڑھتا رہا۔ اور چار رکعت نوافل وہیں کرسی پر بیٹھ کر ادا کیا۔ اور پھر وہاں سے فارغ ہو کر ان کو لے کر باسکی ناتھ کے مندر لے گیا جو دیوگھر سے قریب ۵۰ کیلومیٹر کی دوری پر ہے اور وہاں بھی شیوجی کا ہی مندر ہے۔ اس دوران بھی معزز جج کو پُر زور تبلیغ کا موقع ملا۔ اور اسی دوران خاکسار نے ان کی خدمت میں قرآن کریم۔ اسلامی اصول کی فلاسفی۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ۔ اور دیگر انگریزی اور ہندی لٹریچرز کا روحانی تحفہ پیش کیا۔ جسے انہوں نے بڑی عزت کے ساتھ قبول کیا اور دلی شکریہ ادا کیا اور ان کتابوں کے پڑھنے کا وعدہ فرمایا۔

آخر میں اپنے دل و جان سے پیارے آقا و امام اور تمام بزرگان سلسلہ سے خاص دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ناچیز کی ان تبلیغی مساعی کو قبول فرمائے۔ ان کے بہتر نتائج پیدا فرمائے اور ہمیں زیادہ سے زیادہ خدمت دین کا موقع نصیب کرے اور خدمت دین کرنے والی صحت والی لمبی عمر سے نوازے۔ اور اسلام و احمدیت کا عالمگیر غلبہ جلد سے جلد فرمائے اور تمام احمدیوں کو تمام مشکلات و مصائب سے محفوظ رکھے۔ آمین ☆

درخواستہائے دُعا

• عزیزہ سلطانہ رشید سلمہا بنت مکرم عبد الرشید صاحب حیدر آبادی ناظم دار القضاء ربوہ کے کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بریڈفورڈ یونیورسٹی سے بی فارمیسی کے فرسٹ کلاس لیول میں نمایاں کامیابی عطا فرمائی ہے جس پر حضور پُر نور نے عزیزہ کو ایم بی بی ایس کرتے جماعتی خدمات بجالانے کا ارشاد فرمایا ہے۔ قارئین سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو حسبِ ارشاد حضور پُر نور سلسلہ کے لئے مفید وجود بنائے اور دینی و دنیوی ترقیات سے سرفراز کرے۔ • مکرم غلام حیدر خاں صاحب آف کٹک (اڑیسہ) کافی عرصہ سے ملازمت کی تلاش میں ہیں لیکن تاحال اُن کو ملازمت نہیں ملی ہے جس کی وجہ سے وہ پریشان ہیں۔ حصولِ ملازمت اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ • محترم پی کے رفیق صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کالیکٹ کا بچہ دل کی بیماری میں مبتلا رہے ہے علاج جاری ہے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ خاکسار وسیم احمد صدیقی انچارج کیرلہ سیکشن مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان۔

• مکرم محمود احمد یہ وینہ مختنہ ہلا قائی پونچھ معدہ کی تکالیف سے بیمار ہیں۔ نہایت مخلص خادم ہیں صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ • محترمہ زینب النساء صاحبہ کٹک سے تحریر فرماتی ہیں کہ میری بھانجی عزیزہ خورشید ظفر سلمہا کے شوہر سید ظفر الدین احمد صاحب معہ اپنے تینوں بچوں کے حضور کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے گیمبیا میں سائنس ٹیچر کے طور پر خدمتِ دین کے لئے مورخہ ۲۰ راگست ۱۹۸۸ء کو روانہ ہو گئے ہیں لندن میں دس روز قیام کر کے حضور سے ملاقات کر کے بعد افریقہ گیمبیا پہنچ گئے ہیں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو۔

افضل الذکر لآ اِلٰہ اِلّا اللّٰہُ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۷۳۔۰۰

MODERN SHOE CO

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD

PHONE :— 275475
RESI :— 273903 } CALCUTTA-700073

AUTHORISED JOBBERS
JEEP PARTS

AUTHORISED DISTRIBUTERS
AMBASSADOR TREKKER
BEDFORD • CONTESSA

AUTHORISED DEALERS

"AUTOCENTRE" :تار کا پتہ
28-5222
28-1652 } ٹیلیفون نمبرز

ہر قسم کی گاڑیوں پٹرول و ڈیزل کار۔ ٹرک۔ بس۔ جیپ اور ریاں وغیرہ کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS,

16-MANGOE LANE CALCUTTA-700001.

۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱۔۰۰۰۷

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج ۞ جس کی فطرت نیک ہے آئیگا وہ انجام کار

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS.
(ELECTRIC CONTRACTOR.)
TARUN BHARAT CO-OP HOUSE SOCT
PLOT NO. 6 GROUND FLOORE OLD CHAKALA
OPP. CIGARETTE HOUSE ANDHERI (EAST)
BOMBAY — 400099
PHONE { OFFICE :— 6348179
RESI :— 629389

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE-279203
CARDBOARD BOX MFG-CO
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE-
-PRINTERS
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072.

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹر:- سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ:-
خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی

فون نمبر:- ۶۲۹۳۳۳

"خدا کے حضور گریہ وزاری کریں"
(ارشاد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ)

آٹو ونگس

AUTOWINGS,
15, SANTHOME HIGH ROAD
MADRAS, 600004
PHONE { 74360
74350

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوْحِیْ اِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:۔ گرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس سستا کمشن جیون فیبرک، ریلوے اسٹیشن روڈ، بھدرک ۔ ۱۰۰ ۔ ۷۵۶ ۔ ۱۰۰ اڑیسہ

بھدرک (اڑیسہ) شیخ محمد یونس احمدی ۔ فون نمبر ۲۹۴

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے!"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

SK. GHULAM HADI & BROTHERS READYMADE GARMENTS DEALERS.
CHANDAN BAZAR BHADRAK DITT. BALASORE (ORISSA)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ ۔ اسلام آباد کشمیر

گڈ لک الیکٹرانکس
انڈسٹریل روڈ ۔ اسلام آباد کشمیر

ایجنٹ: فرنیچر، ریڈیو، ٹی وی، اوشا پنکھے اور سلائی مشین کی سیل اور مرمت

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔"

(کشتی نوح)

پیشکش:۔

RUYAL AGENCY
PRINTERS BOOKSELLERS & EDUCATIONAL SUPPLIERS
CANNANORE 670001 - PHONE NO - 4498
HEAD OFFICE { P.O. PAYANGADI - 670303 (KERALA)
PHONE NO - 12

"پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

SAIBA Traders.

WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & P.V.C. CHAPPALS.
SHOE MARKET
NAYAPUL, HYDERABAD — 500 002
PHONE NO — 522860

"قرآن شریف پر چلنا ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ششم [illegible])

الائیڈ گلو پروڈکٹس

بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے۔

پتہ:۔
[illegible] سیکنڈر آباد [illegible] (آندھرا پردیش) فون نمبر [illegible]

"دُعا کو مضبوطی سے پکڑو!"

(الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۴ء)

MIR ®

CALCUTTA-15

پیش کرتے ہیں:۔

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربڑ شیٹ، ہوائی چپل، ہیئر ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!